46

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

10 تا 16 جمادی الثانی 1447ھ / 2 تا 8 دسمبر 2025ء

اس شمارے میں

بین الاقوامی استحکام فورس برائے غزہ

آسان نکاح مگر کیسے؟

غزہ امن معاہدہ اور
سلامتی کونسل کی قرارداد

چنگیزیٔ افرنگ!

روداد زونل سالانہ اجتماعات
2025ء

اخبارِ اسلام

دُنیا کی محبت

آخرت اور قیامت کے انکار کا ایک بڑا سبب دُنیا کی حد سے بڑھی ہوئی محبت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝٢١﴾ (القیامہ)

''ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو!''

یعنی تمہاری گمراہی کا اصل سبب یہ ہے کہ تم عاجلہ کی محبت میں گرفتار ہو، اور اس کے پرستار بن گئے ہو۔ لفظ ''عاجلہ'' عجلت سے بنا ہے، اس سے مراد ''دُنیا'' ہے۔ اس لیے کہ اس کا نفع بھی فوری اور نقد ہے اور نقصان بھی فوری اور نقد۔ اس کی لذتیں بھی بالفعل محسوس ہوتی ہیں اور اس کی کلفتیں بھی فوری اثر کرنے والی ہوتی ہیں۔ تم اس عاجلہ سے دل لگائے ہوئے ہو اور آخرت کی زندگی کو نظر انداز اور فراموش کئے ہوئے ہو۔ یہاں عاجلہ کا لفظ استعمال کر کے اس حقیقت کی جانب توجہ مبذول کرادی گئی کہ اس دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ فوری لذتوں کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور فوری آسائشوں کو قربان نہیں کر سکتے، وہ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس کے برعکس جنہیں آگے بڑھنا ہوتا ہے اور جو دُور اندیش اور دُور بین ہوتے ہیں، وہ فوری راحت و آرام کو تج دیتے ہیں اور سخت محنت کرتے ہیں یہاں تک کہ راتوں کو جاگتے ہیں تاکہ اپنے دُنیوی کیریئر کو روشن بنا سکیں۔ بالکل اسی طرح جو لوگ دُنیا کی فوری لذت اور عیش و راحت کو قربان کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے، جو اس عاجلہ (دُنیا) کی محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور اس عروسِ ہزار داماد کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہو کر رہ جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ آخرت سے غافل رہتے ہیں اور اللہ کی جناب میں محاسبہ کے لیے کھڑے ہونے کو فراموش کر دیتے ہیں، وہ اُخروی زندگی میں لامحالہ ناکام اور خائب و خاسر ہو کر رہیں گے۔ لیکن افسوس کہ انسان مختصر سی حیاتِ دُنیوی میں تو مستقبل سے غافل نہیں ہوتا، لیکن آخرت کی ابدی زندگی سے غافل رہتا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ
قرآن کریم کا منتخب نصاب

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں
کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

قرآن میں بعث بعد الموت کی عقلی دلیل

سُورۃُ الرُّوم — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیت:27

وَهُوَ الَّذِىۡ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَهُوَ اَهۡوَنُ عَلَيۡهِ ؕ وَلَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۷﴾

آیت:۲۷ ﴿وَهُوَ الَّذِىۡ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَهُوَ اَهۡوَنُ عَلَيۡهِ ؕ﴾ ’’اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے مخلوق کو پھر اُسے دوبارہ بھی پیدا کرے گا اور وہ اس کے لیے زیادہ آسان ہے۔‘‘

یہ بعث بعد الموت کے بارے میں عقلی دلیل ہے جو قرآن میں متعدد بار دہرائی گئی ہے۔ معمولی سمجھ بوجھ کا انسان بھی اس دلیل کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کسی بھی کام کا پہلی مرتبہ کرنا دوسری مرتبہ کرنے کے مقابلے میں نسبتاً مشکل ہوتا ہے‘ اور جب کسی کام کو ایک مرتبہ سرانجام دے دیا جائے اور اس سے متعلق تمام مشکلات کا حل ڈھونڈ لیا جائے تو اسی کام کو دوسری مرتبہ کرنا نسبتاً بہت آسان ہو جاتا ہے۔ اہل عرب جو قرآن کے مخاطب اول تھے‘ وہ اللہ کے منکر نہیں تھے۔ وہ تسلیم کرتے تھے کہ اُن کا خالق اور اس پوری کائنات کا خالق اللہ ہی ہے۔ ان کے اس عقیدے کا ذکر قرآن میں بہت تکرار سے ملتا ہے۔ مثلاً: ﴿وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ﴾ (لقمٰن:۲۵) ’’اور اگر آپ اُن سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے!‘‘ چنانچہ آیت زیر مطالعہ میں اُن لوگوں کو خالص منطقی اور عقلی سطح پر یہ نکتہ سمجھانا مقصود ہے کہ جس اللہ کے بارے میں تم مانتے ہو کہ وہ زمین و آسمان کا خالق ہے اور خود تمہارا بھی خالق ہے، اُس کے بارے میں تمہارے لیے یہ ماننا کیوں مشکل ہو رہا ہے کہ وہ تمہیں دوبارہ بھی پیدا کرے گا؟ جس اللہ نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے وہ آخر دوسری مرتبہ ایسا کیوں نہیں کر سکے گا؟ جبکہ کسی بھی چیز کو دوسری مرتبہ بنانا پہلے کی نسبت کہیں آسان ہوتا ہے۔

﴿وَلَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۷﴾﴾ ’’اور اُس کی شان بہت بلند ہے آسمانوں اور زمین میں‘ اور وہ بہت زبردست ہے‘ کمال حکمت والا۔‘‘

یہاں پر اللہ تعالیٰ کے لیے ’’مثل‘‘ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لیکن مثل یا مثال کا جو مفہوم ہمارے ذہنوں میں ہے اُس کا اللہ کے بارے میں تصور کرنا مناسب اور موزوں نہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ’’مثل‘‘ کا ترجمہ ’’شان‘‘ یا ’’صفت‘‘ سے کیا جائے کہ اس کی شان بہت اعلیٰ اور بلند ہے یا اُس کی صفت سب سے برتر ہے۔

درس حدیث

قرآن کا ورد ہمیشہ رکھو

عَنۡ اَبِىۡ مُوۡسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَعَاهَدُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ فَوَالَّذِىۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الۡاِبِلِ فِىۡ عُقُلِهَا)) (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس قرآن کی نگرانی رکھو (ہر وقت پڑھتے پڑھاتے رہو) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ یہ (قرآن) بندھے ہوئے اونٹ کے نکل بھاگنے سے بھی جلدی سینوں سے نکل جاتا ہے۔‘‘

تشریح: تلاوت قرآن سے ہمارے دلوں پر اللہ کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے۔ دل کو سکون و طمانیت ملتی ہے۔ صفائی قلب حاصل ہوتی ہے۔ پراگندہ خیالات دل سے دور ہوتے ہیں۔ خوش دلی، جمعیت خاطر اور شرح صدر نیز ذوق حضوری پیدا ہو کر دلی فرحت و انبساط حاصل ہوتا ہے اور نزول سکینت کبھی بادل کی شکل میں محسوس ہوتی ہے۔ اگر قرآن حکیم کی تلاوت پڑھنا پڑھانا چھوڑ دیا جائے، تو یہ بہت جلد بھول بھی جاتا ہے۔ ایک آدمی نے جتنا بھی قرآن یاد کیا ہے، اُسے چاہیے کہ اُس کو دہراتا رہے، تاکہ قرآن از بر رہے اور بھولنے نہ پائے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

10 تا 16 جمادی الثانی 1447ھ جلد 34
2 تا 8 دسمبر 2025ء شمارہ 46

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
”دارالاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقامِ اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک .... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

ادار یہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بین الاقوامی استحکام فورس برائے غزہ

”وہ تمام لوگ جو جانا چاہتے ہیں، انھیں منتقل کیا جائے گا، نوجوان ہوں یا بوڑھے، خوفزدہ نہ ہوں، آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

یہ تھا بوسنیائی سرب یونٹس کے کمانڈر راتکو ملادچ کا وہ اعلان جو لاؤڈ سپیکروں پر سرب فوج بوسنیا کے قصبے سربرینیکا میں بار بار دہرا رہی تھی اور آج امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا غزہ میں ”امن کے واحد عالمی داعی“ ہونے کا اعلان دنیا بھر میں ایسے ہی گونج رہا ہے۔

11 جولائی 1995ء کو بوسنیائی سرب فوجیوں نے بوسنیا ہرزیگووینا میں سربرینیکا کے قصبے پر قبضہ کر لیا۔ دو ہفتے سے بھی کم عرصے (10 دنوں) میں سرب فورسز نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت، انتہائی منظم انداز میں 8,000 سے زائد بوسنیائی مسلمانوں کو شہید کر ڈالا۔ بوسنیائی سرب یونٹس کے کمانڈر راتکو ملادچ کے فوجی بوسنیائی مسلمانوں کا قتلِ عام بلکہ نسل کشی شروع کر رہے تھے، جبکہ وہ خود خوفزدہ شہریوں کو بے خوف رہنے کا مشورہ دے رہا تھا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے 29 ستمبر 2025ء کو وائٹ ہاؤس میں ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاہو کی موجودگی میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ”غزہ امن منصوبہ“ کے اعلان کو دو ماہ سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد اسرائیل کم و بیش 500 مرتبہ امن کے اس نام نہاد منصوبہ کو پامال کر چکا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی جاری ہے۔

اقوامِ متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں غزہ کے لیے ایک بین الاقوامی استحکام فورس کے قیام کے حق میں پاکستان نے ووٹ نہ جانے کیوں دیا، باوجودیکہ اس قرارداد کی ایک شق کے مطابق امن کے قیام اور غزہ کی تعمیرِ نو کی ذمہ داری ٹاسک فورس اور اسرائیلی فوج (آئی ڈی ایف) مل کر کریں گے!

سربرینیکا میں مسلمانوں کا یہ قتلِ عام قصبے میں اقوامِ متحدہ اور نیٹو (NATO) افواج کی موجودگی میں ہوا جو اس پر خاموش تماشائی بنے رہے۔ جی ہاں، وہی اقوامِ متحدہ جو 1993ء میں سربرینیکا کے قصبے کو ”دارالامن“ قرار دے چکی تھی۔ کیا اقوامِ متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں بین الاقوامی استحکام فورس برائے غزہ کے قیام کے حق میں ووٹ دیتے وقت پاکستان یہ بھول گیا تھا کہ سلامتی کونسل ہی کے فیصلے کے تحت 1978ء سے اقوامِ متحدہ کی عبوری فورس برائے لبنان (UNIFIL) کے نام سے 46 ممالک کے دستوں پر مشتمل ایک بین الاقوامی عسکری ادارہ موجود ہے، جس کے قیام کا بنیادی مقصد ہی لبنان پر اسرائیلی جارحیت کو روکنا تھا۔ اس کے علی الرغم اسرائیل جب چاہتا ہے، جیسے چاہتا ہے، لبنان پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔ کیا غزہ کے لیے مجوزہ ٹاسک فورس اسرائیل کی جانب سے ہونے والی جارحیت کو روکے گی؟ یا کیا ایک مرتبہ پھر سربرینیکا کی تاریخ دہرائی جائے گی؟

سربرینیکا میں بوسنیائی مسلمانوں کے ”ریپبلکا سرپسکا“ کی فوج کے ہاتھوں قتلِ عام کو عالمی عدالت انصاف اور سابق یوگوسلاویہ کے لیے بین الاقوامی فوجداری ٹربونل نے نسل کشی قرار دیا تھا۔ ناجائز

صہیونی ریاست اسرائیل اور اس کے وزیر اعظم نیتن یاہو کو تو قریباً ہر فورم سے نسل کُش قرار دیا گیا ہے۔

یوگوسلاویہ کی شکست وریخت کے بعد ملک میں خانہ جنگی کے دوران ایک لاکھ سے زیادہ افراد جان کی بازی ہار گئے، جن میں سے کم وبیش 80 فیصد مسلمان تھے۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق غزہ میں گزشتہ دو سال کے دوران کم وبیش 70 ہزار افراد اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں شہید ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر مشتمل ہے۔ غزہ کا تقریباً 90 فیصد علاقہ تباہ و برباد کر دیا گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شہداء کی اصل تعداد اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تیس برس قبل سرب افواج نے بوسنیا کے شہداء کو اجتماعی قبروں میں دفن کیا، تو آج اسرائیلی درندگی کے شکار غزہ کے مسلمانوں کی اجتماعی قبریں ہسپتالوں، اسکولوں، پناہ گزین کیمپوں کے ملبہ سے برآمد ہو رہی ہیں۔

ٹریلین ڈالر کا سوال یہ ہے... کیا ٹرمپ کے کسی اعلان یا کسی ٹاسک فورس کے قیام سے اسرائیل اپنے اصل منصوبہ یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام سے رک جائے گا، اُس گریٹر اسرائیل کا قیام جسے نیتن یاہو اپنا ’تاریخی‘ اور ’روحانی‘ مشن قرار دیتا ہے؟

ہمارے نزدیک اِن تمام سوالات کے جواب انتہائی واضح ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل کبھی اپنے اصل ہدف سے دستبردار نہیں ہوگا۔ وہ نہ کل امن کا خواہاں تھا، نہ آج ہے اور نہ کبھی مستقبل میں ہوگا.... اور مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا!

لہٰذا مسلمان ممالک اس حقیقت کا ادراک کریں کہ ان کے اصل دشمن کون ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں یا عرب ممالک قائم رہیں گے یا گریٹر اسرائیل بنے گا، دونوں کا باہم وجود ممکن نہیں۔ وہ یہ نہ بھولیں کہ امریکہ کبھی اسرائیل کو تنہا نہیں چھوڑے گا، بلکہ آخری حد تک اُس کا ساتھ دے گا۔

حکومتِ پاکستان اور مقتدر حلقوں سے بھی ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ اپنے فیصلوں پر نظرثانی کریں۔ یہود اور اُن کے حامیوں کے جال سے خود کو محفوظ رکھیں۔ اُمت مسلمہ کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے والوں سے دور رہیں۔ پاکستان فی الفور ایک یوٹرن لے اور بین الاقوامی استحکام فورس برائے غزہ کا حصہ بننے سے انکار کر دے۔ مملکت خداداد کسی ایسے منصوبہ کا حصہ نہ بنے جو فلسطینی مسلمانوں کے قتلِ عام، غزہ کے غیور مجاہدین کو غیر مسلح کرنے اور قبلۂ اوّل یعنی مسجد اقصیٰ کو (معاذ اللہ) منہدم کر کے اُسی مقام پر دجالی تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر کے ناپاک صہیونی منصوبہ کو ذرا برابر بھی تقویت پہنچائے۔ ہمیں دنیا میں چاہے اس کی کتنی ہی بڑی قیمت کیوں نہ چُکانی پڑے، اپنی آخرت کو محفوظ کریں۔ اللہ تعالیٰ عالمِ اسلام کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

میں بندۂ عاصی ہوں خطا کار ہوں مولا

انتخاب: یاسر محمود

میں بندۂ عاصی ہوں خطا کار ہوں مولا
لیکن تری رحمت کا طلب گار ہوں مولا
وابستہ ہے امید مری تیرے کرم سے
تیرا ہوں فقط تیرا پرستار ہوں مولا
اک سوت کی انٹی مرے سانسوں کا اثاثہ
اور یوسفؑ ہستی کا خریدار ہوں مولا
باہر کے اجالے مجھے کیا راہ سجھائیں
اندر کے اندھیروں میں گرفتار ہوں مولا
تاریخ بھی میری نہیں پہچانتی مجھ کو
کیسا میں یہ جغرافیہ بردار ہوں مولا
جن سے میں گزر جاؤں وہ در کھول دے مجھ میں
خود اپنے ہی رستے کی میں دیوار ہوں مولا
یہ نقطۂ اسود بھی مرے دل سے مٹا دے
سینے میں چھپے چور سے بیزار ہوں مولا
پھر تُو مرے ایمان کو توانائی عطا کر
برسوں نہیں صدیوں سے میں بیمار ہوں مولا
پستی سے ابھرنے کی اگر شرط ہے سُولی
سُولی پہ بھی چڑھنے کو میں تیار ہوں مولا
اتنا ہی ڈبو دے مجھے دریائے عمل میں
جتنا بھی میں اب تشنۂ کردار ہوں مولا
اک تیرا اشارہ ہو اور آسان ہو مشکل
اک لہر اٹھے اور میں اُس پار ہوں مولا

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا 1996 میں جاری کردہ
ترجمہ قرآن حکیم کورس
اب بذریعہ واٹس ایپ
مشترک، یکساں الفاظ اور تین رنگوں کی مدد سے
گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے
Quran Academy, 36K Model Town, Lahore
Whatsapp No. 03334470224, 03094036972
distancelearning@tanzeem.org
www.QuranAcademyLahore.com

آسان نکاح مگر کیسے؟

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 21 نومبر 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

مرتب: ابوابراهیم

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

ماہ نومبر کے آخری ایام ہیں۔ ان دنوں میں تقریباً جنوری تک پاکستان بھر میں نکاح کی تقریبات کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس سنت کی ادائیگی کے حوالے سے اللہ کے رسول ﷺ کی کیا تعلیمات ہیں اور کس طریقے سے اس سنت کو ادا کرنا چاہیے ، اس کے برعکس آج معاشرے میں فرسودہ رسومات اور فضول اخراجات کی وجہ سے اس پاکیزہ عمل کو جوکہ پیغمبروں کی سنت اور دین کا اہم تقاضا ہے، کتنا بڑا بوجھ اور مصیبت بنا دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ہی کچھ گزارشات آج کی نشست میں رکھنا مطلوب ہیں۔ ہمارے استاد ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اس حوالے سے باقاعدہ ایک اصلاحی تحریک چلائی اور کوشش کی کہ نکاح کے موقع پر جو تقریب ہوتی ہے، اس کو بھی بامقصد بنایا جائے۔ سنت کے مطابق نکاح مسجد میں ہو، اس میں قرآن کے ذریعے دعوت اور تذکیر کا پہلو شامل ہو اور نکاح کی اس تقریب کو آسان سے آسان بنانے کی کوشش کی جائے۔ ڈاکٹر صاحبؒ کی اسی تحریک کو تنظیم اسلامی نے جاری رکھا ہوا ہے، ہمارے مدرسین عموماً مسجد میں ہی نکاح پڑھاتے ہیں اور اس موقع پر واعظ ونصیحت کا اہتمام کرتے ہیں اور اس میں یہ باتیں بھی سامنے رکھتے ہیں کہ نکاح کی سنت کے اصل مقاصد کیا ہیں، اس موقع پر کرنے کے اصل کام کیا ہیں جن کا دین تقاضا کرتا ہے اور کن کاموں سے شریعت نے منع کیا ہے۔

ہمارا دین بہت ہی پیارا اور فطری دین ہے اور خالق کا عطا کردہ ہے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کے ذریعے عطا ہوا ہے۔ اس دین نے نکاح کے عمل کو بہت آسان اور پاکیزہ بنایا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫﴾ (البقرہ:187) ”اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ سختی نہیں چاہتا۔“

اللہ نے دین کو ایسے عطا فرمایا کہ وہ ہمارے لیے عمل کے لحاظ سے فطری اور آسان ہو جائے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ)) ”دین تو آسان ہے۔“

آج ہمارے ہاں ایک جملہ بڑا مشہور ہے کہ مولویوں نے دین کو مشکل بنا دیا ہے۔ ہر معاملے میں مذہب اور مذہبی طبقہ کو مجرم ٹھہرانا سیکولر تہذیب کا خاصا ہے۔ تاہم یہ حقیقت بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ علماء میں علماءِ حق بھی ہیں، علماءِ سو بھی ہیں۔ یہ فرق بہرحال رہنا چاہیے۔ البتہ نکاح کے معاملے میں علماء کا قصور نہیں ہے۔ کسی عالم نے یہ نہیں کہا کہ نکاح کے عمل کو بوجھ بناؤ، یا یہ سب خرافات، رسومات، اُلٹے سیدھے خرچے اور گناہ کے کام کرو گے تو نکاح ہوگا۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ مصیبت عوام نے خود اپنے ہاتھوں سے پالی ہوئی ہے۔ یہ سب قرآن وسنت سے انحراف کا نتیجہ ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ﴾ (الحج:78) ”اور دین کے معاملے میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔“

اللہ نے اپنے بندوں سے جو تقاضے کیے ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان پر بندے عمل درآمد کر سکتے ہیں۔ ایک اصولی بات بھی قرآن میں بیان ہوئی:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ﴾ (البقرۃ:286)

”اللہ تعالیٰ نہیں ذمہ دار ٹھہرائے گا کسی جان کو مگر اس کی وسعت کے مطابق۔“

اللہ انسان کو اتنا ہی مکلف یا ذمہ دار ٹھہراتا ہے، جتنی اس کو اللہ نے صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے:

﴿اَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ﴾ (الملک:14)

”کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟“

اللہ تعالیٰ خالق ہے اور ہم اس کی مخلوق ہیں، اسے خوب معلوم ہے کہ کس بندے میں کتنی صلاحیت ہے۔ اسی طرح اس کو معلوم ہے کیا چیز بندوں کے فائدے کی ہے اور کیا اُن کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس کے مطابق ہی اس نے ہر عمل کا تقاضا کیا ہے۔ البتہ یہ ضمنی نقطہ بھی ذہن میں رہے کہ دین میں آسانی سے مراد وہی آسانی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے عطا فرمائی، اپنی عقل سے آسانیاں اور رخصتیں اختراع کرنا، بیٹھے بیٹھے اسلام کو قبول کر لینا لیکن دین کے راستے میں تھوڑی بہت مشکل اور مشقت کو برداشت کرنے سے بھاگنا ہرگز مراد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داریوں کے بارے میں فرماتا ہے:

”اور حرام کر دیں گے اُن پر ناپاک چیزوں کو، اور اُن سے اُتار دیں گے اُن کے بوجھ اور طوق جو اُن (کی گردنوں) پر پڑے ہوں گے۔“ (الاعراف:157)

لوگوں نے اپنے پاس سے قوانین، عقائد اور رسومات اختراع کر کے اپنے آپ کو جس بوجھ تلے دبا لیا ہے، رسول اللہ ﷺ لوگوں کے کندھوں سے اُس بوجھ کو ہمیشہ کے لیے اُتارنے کے لیے آئے ہیں اور جو غلامی کے طوق لوگوں کے گلے میں پڑے ہیں، اُن سے نجات دلانے کے لیے آئے ہیں۔

آسان نکاح: مگر کیسے؟

ہمارے ہاں اب تو شادی بیاہ کے کارڈ انگریزی میں ہی چھپتے ہیں۔ حالانکہ ہم سب اُردو بولتے بھی ہیں،

سمجھتے بھی ہیں۔ اُردو میں جب چھپتے تھے تو ہم لکھتے تھے کہ ولیمہ مسنونہ ہوگا یا نکاح مسنونہ کی تقریب ہو رہی ہے، لیکن اب انگریزی میں کچھ اور ہی لکھتے ہیں۔ جب تک ہم مسنونہ کا لفظ لکھتے تھے تو کم از کم سنت رسول ﷺ کی طرف نسبت تو ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21) ”(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔“

یہ آیت صرف ماہ ربیع اوّل میں تلاوت کرنے یا سیرت کانفرنس میں پڑھنے یا سوشل میڈیا پر بطور ثواب فارورڈ کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ اس لیے نازل کی گئی ہے تاکہ ہم اس کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کو گزارنے کی کوشش کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ کے کئی نکاح ہوئے، آپ ﷺ کی بیٹیوں کے بھی نکاح ہوئے، آپ ﷺ نے کئی صحابہؓ کے نکاح پڑھائے۔ آپ ﷺ کا کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو احادیث میں محفوظ نہ ہو۔ جبکہ نکاح جیسی اہم سنت کے متعلق تو سینکڑوں احادیث موجود ہیں۔ لہٰذا ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اُمت اندھیرے میں ہے۔ معروف حدیث ہے کہ فاطمۃ الزہراؓ کا نکاح مسجد نبوی میں ہوا اور صرف 12 صحابہؓ نکاح کی تقریب میں موجود تھے۔ اس کے بعد ایک بوڑھی صحابیہ ام ایمنؓ بی بی فاطمہؓ کا ہاتھ پکڑ کر اُن کو سیدنا علیؓ کے حجرے میں چھوڑ کر واپس آگئیں۔ سیدنا علیؓ میں خودداری بھی خوب تھی، کسی پر بوجھ بننا گوارا نہ کیا، اپنی زرہ فروخت کر کے جو رقم حاصل ہوئی، اُس سے ولیمہ اور مہر کا انتظام کیا اور جو رقم باقی بچی وہ لا کر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر رکھ دی کیونکہ ابوطالب کی وفات کے بعد آپ ﷺ ہی حضرت علیؓ کے سرپرست تھے۔ اُس رقم سے اللہ کے رسول ﷺ نے کچھ سامان منگوایا اور حضرت فاطمہؓ کو گھریلو ضروریات کے لیے عطا فرمایا۔ اس سامان میں ایک کھجور کی چھال کا بھرا ہوا بستر، دو تکیے، ایک چکی، پانی اور کھانے پکانے کا ایک ایک برتن شامل تھا۔ یہ کوئی جہیز ہرگز نہیں تھا بلکہ حضرت علیؓ کی رقم سے خریدا گیا گھریلو ضرورت کا بنیادی سامان تھا۔ ایک غلط فہمی کی وجہ سے آج اس کو جہیز سمجھ لیا گیا ہے اور ایک رسم کے طور پر شادی کی رسومات میں شامل کر لیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ کے رسول ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں، باقی کسی کو ایسا سامان کیوں نہیں دیا؟ یہ نہیں بتایا جاتا کہ حضرت فاطمہؓ کو صرف اس لیے دیا کہ آپ ﷺ ہی حضرت علیؓ کے گھر کے سربراہ تھے اور حضرت علیؓ کی دی ہوئی رقم سے ہی یہ سامان خریدا گیا۔ لہٰذا سنت میں جہیز کی کوئی رسم شامل نہیں ہے، بارات کی رسم بھی شامل نہیں ہے۔ حضرت فاطمہؓ کی رخصتی کے وقت کوئی بارات نہیں تھی، البتہ بعد میں آپ ﷺ اُن کے گھر گئے، وعظ و نصیحت کی اور ذمہ داریوں کا تعین کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے گھر کو سنبھالنا ہے اور حضرت علیؓ نے باہر کی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔

دوسرا واقعہ مدنی دور کا ہے اور بخاری شریف میں نقل ہوا ہے۔ عبدالرحمن بن عوفؓ بہت مالدار صحابی تھے اور عشرہ مبشرہ میں شامل تھے۔ ایک دن حضور ﷺ نے آپ کے ظاہری حلیہ میں تبدیلی دیکھ کر وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے بتایا کہ اُن کا نکاح ہوا ہے۔ یعنی حضور ﷺ کو اُن کے نکاح کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ یعنی نکاح کی تقریب کو اس قدر سادہ رکھا جاتا تھا۔ آج نکاح پڑھانے کے لیے بھی بڑے سے بڑے عالم کو دعوت دی جاتی ہے، بڑی سے بڑی شخصیت کو مہمان خصوصی کے طور پر بلایا جاتا ہے اور پوری برادری اور تمام جاننے والوں کو بلانا لازمی سمجھ لیا گیا ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ سے بڑھ کر مہمان خصوصی کون ہو سکتا تھا، آپ ﷺ سے بڑا عالم کون تھا؟ لیکن آپ ﷺ کی سنت تھی کہ نکاح کو بالکل سادہ رکھا جائے۔ البتہ آپ ﷺ نے عبدالرحمان بن عوفؓ سے مہر کے بارے میں ضرور پوچھا اور ولیمہ کا حکم دیا۔ سنت رسول ﷺ میں بس یہی چیزیں ہیں۔

7 ہجری کو فتح خیبر کے بعد واپسی کے دوران آپ ﷺ کا نکاح بی بی صفیہ سے ہوا۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ نکاح کے بعد ایک سفید چادر بچھائی گئی، کھجور، پانی اور کھانے پینے کا جو سامان میسر تھا لا کر رکھ دیا گیا۔ جو لوگ حاضر تھے وہ اس دعوت میں شریک ہوئے۔ یہ حضور ﷺ کا ولیمہ تھا۔ اللہ فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ سنت رسول ﷺ کے مطابق نکاح کے موقع پر کرنے کے کام یہ ہیں جو احادیث میں بیان ہوئے۔ سب سے پہلے رشتہ طے کرتے ہوئے دینداری کو ترجیح دی جائے (بخاری)۔ نکاح مسجد میں کرو (ابن ماجہ)۔ اگر کوئی گواہوں کی موجودگی میں اپنے گھر میں بھی نکاح پڑھوا لے گا تو ہو جائے گا لیکن مسجد کی برکتیں بہت زیادہ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ برکت اُس نکاح میں ہے جو کم خرچ ہو۔“ (ابن ماجہ)

آج یہ سمجھ لیا گیا ہے جب تک زیادہ سے زیادہ خرچ نہیں کریں تو برکت نہیں ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ یہی تو موقع ہے خرچ کرنے کا۔ اللہ کے بندو! دکھاوا اور ریاکاری کر کے کس کو خوش کر رہے ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ کی تعلیم تو یہ ہے، جو نکاح کم خرچ اور آسان ہوگا اس میں اتنی ہی برکت ہوگی۔ آج ایک رسم بنالی گئی کہ لڑکی والے لڑکے والوں کے کم سن بچوں سے لے کر بوڑھوں تک ہر فرد کو نئے کپڑے سلوا کر دیں گے۔ یہ بوجھ ہم نے خود اپنے اوپر لادے ہوئے ہیں۔ برکت کیسے آئے گی۔ مسنون نکاح تو یہ ہے کہ سادہ اور کم خرچ نکاح ہو، لڑکے والے زیادہ سے زیادہ چھوہارے بانٹ دیں۔ سنت میں نکاح کے موقع پر لڑکی والوں کا کوئی خرچ نہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ بہت اچھے انداز میں بیان کرتے تھے کہ کفالت کی ذِمہ داری اللہ نے مرد کے کندھوں پر ڈالی ہے لہٰذا شادی میں جو خرچ ہوگا وہ لڑکے والے اُٹھائیں گے۔ مرد کو مرد بننا چاہیے، غیرت سے عاری نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کیا مردانگی ہے کہ آج منہ پھاڑ پھاڑ کر لڑکی والوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جہیز میں فلاں چیز بھی چاہیے، فلاں بھی چاہیے۔ اسلام میں تو لڑکی والوں پر کوئی خرچ ہی نہیں ہے۔ نکاح کے موقع پر چھوہارے بھی لڑکے والے لاتے ہیں۔ آج پہلے جہیز کے نام پر لڑکی والوں کو کنگال کیا جاتا ہے، اس کے بعد بسیں بھر بھر کر پوری برات لے جا کر بٹھائی جاتی ہے اور لڑکی والوں کا فضول خرچہ کروایا جاتا ہے۔ ان فضول رسموں کی وجہ سے آج مجبور والدین بڑے بڑے فلاحی اور رفاہی اداروں کے پاس جا کر جھولی پھیلاتے ہیں کہ بچیوں کی شادی کے لیے آپ ہمیں زکوٰۃ دیں، ڈونیشن دیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ کے دین نے تو بیٹیوں کے ماں باپ پر کوئی خرچ ہی نہیں رکھا۔ ساری ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے۔

مہر کا ادا کرنا مرد پر لازم ہے۔ یہ قرآن و سنت رسول ﷺ دونوں سے بھی ثابت ہے۔ آج اس میں بھی غلط تصورات شامل کر لیے گئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ مہر مقرر کیا جاتا ہے اور اس کا تعلق طلاق سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر خدانخواستہ طلاق ہو جائے تو لڑکے والے مہر کی مد میں اتنی رقم دیں گے۔ حالانکہ دین میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔ دین میں مہر کا تعلق طلاق سے نہیں بلکہ نکاح سے ہے۔ مسند احمد کی ایک روایت ہے کہ جس نے کم یا زیادہ کوئی مہر

طے کیا اور ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو قیامت کے دن وہ زانی کی حیثیت میں اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ اول تو ایسا مہر مقرر ہی نہ کرو جو ادا نہ کر سکو اور اگر مقرر کرتے ہو تو اس کو ادا کرو۔

نکاح کے بعد بیوی کی کفالت، گھر کا خرچہ شوہر کے ذمہ ہے۔ آج گھر نہیں ہے تو کل اللہ گھر بھی دے دے گا، آج گاڑی نہیں ہے تو گاڑی بھی اللہ دے دے گا مگر یہ سارا انتظام شوہر نے کرنا ہے، یہ لڑکی والوں کے ذمہ ہرگز نہیں ہے۔ بدقسمتی سے آج گھر اور گاڑی کے مطالبات بھی جہیز میں شامل کر لیے گئے ہیں۔ یہ خرافات دین میں نہیں ہیں۔ اسی طرح لڑکی والوں کی طرف سے بھی یہ مطالبات درست نہیں ہیں کہ بڑا فلیٹ ہوگا، بڑا گھر ہوگا تو شادی ہوگی ورنہ نہیں۔ اللہ کے دین میں یہ مطالبات شامل نہیں ہیں۔ جو کچھ رزق اور مال اللہ نے بندے کی قسمت میں لکھا ہے وہ اس دنیا میں حاصل کر کے رہے گا، اس سے زیادہ یا کم حاصل نہیں کر سکتا۔ امتحان صرف یہ ہے کہ وہ حلال ذرائع سے کماتا ہے یا حرام سے۔ اصل میں دیکھنا یہ چاہیے کہ بندے کی کمائی حلال سے ہے یا حرام سے۔ اگر حلال سے کماتا ہوگا تو امید ہے کہ اُس کی بیوی اور بچے بھی اُس کے ساتھ دائمی جنت میں ہوں گے۔ اس کے برعکس اگر حرام کے محل بھی ہوں، سونے کی گاڑیاں بھی ہوں تو وہ اسی دنیا میں رہ جائیں گی، آخرت کی دائمی زندگی میں ناکامی ہے تو یہ سب سے بڑا خسارہ ہے۔ اسی طرح سنت میں دلہا دلہن کو مبارک باد دینا اور دعائیں دینا شامل تھا۔ لیکن آج ایک اور فضول رسم دکھاوے کے لیے اپنالی گئی ہے کہ دلہا دلہن کو مہنگے سے مہنگے گفٹ دیے جاتے ہیں۔ دولت مند تو اپنی دولت کے اظہار کے لیے یہ کر لیتے ہیں لیکن غریب رشتہ دار قرض ادھار کر کے یہ رسم پوری کرتے ہیں کہ بھرم رہے۔ یہ بوجھ بھی دین نے نہیں بلکہ ہم خود اپنے اوپر لاد لیے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہی تو موقع ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ آج یہ بڑا موقع ہے کہ ان فرسودہ رسومات کو روکا جائے۔ جس کے ہاں زیادہ وسائل ہیں وہ طے کر لے کہ میری بیٹی اللہ کے گھر سے رخصت ہوگی اور میں سادگی کے ساتھ رخصت کروں گا۔ اسی طرح لڑکے والے طے کر لیں کہ لڑکی والوں سے جہیز نہیں لیا جائے گا، بارات نہیں نکالی جائے گی اور سادگی کے ساتھ ولیمہ کیا جائے گا۔ دین کے مطابق نکاح کے موقع پر کرنے کے کام یہ تھوڑے سے ہیں کیونکہ دین اس معاملے میں بندوں کے لیے آسانی چاہتا ہے۔ جو دولت مند ہونے کے باوجود اس سادگی کے ساتھ نکاح کی سنت کو زندہ کریں گے تو یہ بہت بڑی خدمت خلق ہوگی اور اُن کا یہ عمل اُن کے لیے صدقہ جاریہ بنے گا۔ حکومتی رپورٹس کے مطابق ملک میں کم و بیش 70 فیصد آبادی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ وہ جب دیکھیں گے کہ فلاں کے پاس اتنی دولت ہے لیکن شادی سادگی سے کی ہے تو وہ بھی اس طریقے کو اپنانے میں حرج نہیں سمجھیں گے اور اس طرح مزید غربت کی چکی میں پسنے سے بچ جائیں گے، کروڑوں بچیاں اور بچے جو شادی کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور لاکھوں ایسے بھی ہیں جن کی عمریں گزر رہی ہیں مگر شادی کی فضول رسومات شادی میں رکاوٹ ہیں۔ لہٰذا یہ کروڑوں لوگوں کی خدمت ہوگی۔ ہم خدمت خلق کے لیے پیسے خرچ کرتے ہیں، مساجد میں دیتے ہیں، رفاعی اداروں میں دیتے ہیں، غرباء میں تقسیم کرتے ہیں، یہ بھی صدقہ ہے لیکن نکاح کے موقع پر آپ زیادہ خرچ کرنے کی بجائے خرچ کو روکنے سے اتنی بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔ ہم نے حدیث میں عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کے نکاح کے بارے میں پڑھا، اتنے بڑے صحابی اور دولت مند تھے لیکن کتنی سادگی سے نکاح کیا۔ خود رسول اللہ ﷺ کے متعدد نکاح تھے لیکن بالکل سادگی سے ہوئے۔ ہمارے لیے اللہ کے پیغمبر ﷺ کی زندگی میں نمونہ ہے۔ پیغمبر ﷺ کی زندگی میں دعوتِ دین کا فریضہ بھی ہے، اقامتِ دین کی جدوجہد بھی ہے، اللہ کے دین کے لیے طائف اور اُحد میں خون بھی بہا ہے، بدر کا میدان بھی ہے، اُس عظیم مشن کے لیے بے انتہا قربانیاں بھی جس کے لیے اللہ نے بھیجا تھا:

﴿لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ (الصف:9)

''تاکہ غالب کر دے اس کو پورے نظامِ زندگی پر۔''

جن کے سامنے اتنا بڑا مشن تھا، اُن کے ہاں نکاح آسانی سے ہو رہے تھے اور ایک نہیں کئی نکاح ہو رہے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ کو تو اللہ نے متعدد نکاح کرنے کی اجازت دے رکھی تھی مگر اکثر صحابہ ؓ کے بھی 4 تک نکاح ہو رہے تھے، مشن اتنا بڑا تھا اور نکاح مشکل نہیں تھا، آج ہمارے ہاں نکاح ہی مشن بن گیا اور اُس کو اتنا مشکل بنا لیا گیا ہے کہ عام آدمی کے لیے ناممکن ہو گیا ہے۔ چند سال پہلے کے اعداد و شمار ہیں کہ اس وقت ملک میں 2.5 کروڑ بچیوں کی عمر 35 سال سے اوپر ہو چکی ہے مگر ان کی شادی نہیں ہو رہی۔ یعنی کل آبادی کا 10 فیصد اس مصیبت کا شکار ہے۔ مسئلہ کیا ہے؟ جہیز کے لیے پیسے نہیں ہیں، شادی کے اخراجات کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ ارمان بڑے بڑے ہیں مگر جیب خالی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ بحیثیت اُمتی جو اصل مشن تھا اس کو فراموش کر دیا گیا اور صرف شادی کو مشن سمجھ لیا گیا۔

تنظیم اسلامی کا ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دور سے ہی یہ مشن ہے کہ نکاح کے عمل کو آسان بنایا جائے۔ کیونکہ نکاح کو جتنا مشکل بنایا جائے گا، برائی، بے حیائی اور زنا کا راستہ کھلے گا۔ مسلم شریف میں حدیث ہے کہ انسان کی آنکھ بھی زنا کرتی ہے، کان بھی زنا کرتا ہے، دل بھی زنا کرتا ہے، زبان بھی زنا کرتی ہے، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پیر زنا کرتے ہیں۔ روزِ قیامت یہ سب اعضاء انسان کے خلاف گواہی دیں گے۔ نکاح آسان ہوگا تو یہ سب برائیاں کم ہوں گی، لوگوں کی آخرت بھی بچے گی، حیاء اور ایمان بھی محفوظ رہے گا۔

اسی لیے دین نے نکاح کو آسان بنایا ہے لیکن ہم نے اپنے پاس سے لمبے چوڑے خرچے، چھوٹی منگنی، درمیانی منگنی، بڑی منگنی، گرینڈ سلام منگنی، مہندی، مائیوں، ابٹن، میوزک نائٹ اور یہ نائٹ اور وہ نائٹ ایجاد کر کے اپنے لیے کروڑوں لوگوں کے لیے مصیبت بنالی۔ ان میں اکثر رسومات ہندوانہ ہیں، پھر عیدالاضحیٰ پر لڑکے والوں کے لیے بکرے جا رہے ہیں، عیدالفطر کے موقع پر ٹوکرے جا رہے ہیں، لڑکی کا والد لڑکے کے پورے خاندان کے لیے سوٹ سلوا کر بھیج رہا ہے۔ خدا کے بندو! جس باپ نے اپنی بیٹی کو پال پوس کر جوان کر کے تمہارے حوالے کر دیا، اب اُس سے اور کیا کیا تقاضے کرو گے۔ کسی غیرت مند انسان کی غیرت اس کو گوارا ہی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اخلاقیات اس کی اجازت دیتی ہے۔ خدارا! ان امور پر غور کیجیے! ورنہ ایمان بھی جا رہا ہے، غیرت بھی جا رہی ہے، حیاء بھی جا رہی ہے، اور دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا اُمتی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁ ❁ ❁

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ سکھر کے سابق معتمد محترم نصر اللہ انصاری کی والدہ شدید بیمار ہیں۔

برائے بیمار پرسی: 0300-9367442

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

غزہ امن فوج میں اگر پاکستانی فوج بھی اسرائیلی درندوں کے ساتھ شامل ہوگی تو اس کا مطلب ناجائز اسرائیلی ریاست کو تسلیم کرنا ہوگا اور یہ قائداعظم کے پاکستان کی آفیشل پالیسی سے انحراف ہوگا: رضاء الحق

غزہ کی جنگ کے دوران عرب ممالک کے پاس موقع تھا کہ وہ اہلِ غزہ کی مدد کر کے گریٹر اسرائیل کا راستہ روک سکتے تھے، لیکن انہوں نے لاتعلق رہ کر یہ موقع کھودیا اور اب وہ خود بھی گریٹر اسرائیل کی زد میں آنے والے ہیں: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

”غزہ امن معاہدہ اور سلامتی کونسل کی قرارداد“

میزبان: وسیم احمد

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

سوال: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے حال ہی میں ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں قیامِ امن کے لیے ایک عالمی استحکام فورس تعینات کی جائے گی۔ کیا اس فورس کے ذریعے غزہ میں واقعی قیام امن ہو جائے گا؟ غزا، لبنان، شام اور سوڈان میں ایک جنگی ماحول پیدا کر کے عالمی طاقتیں کہیں مشرق وسطیٰ کی تشکیل نو یعنی ری شیپنگ تو نہیں کرنا چاہ رہیں؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: جو کچھ عالمی طاقتوں بالخصوص امریکہ کے ماضی میں عزائم رہے ہیں اور اب ٹرمپ جن کا بار بار اظہار بھی کر رہا ہے، اُن عزائم کے ہوتے ہوئے کوئی چیز بھی خارج از امکان نہیں ہے۔ سلامتی کونسل کی حالیہ قرارداد بھی ٹرمپ کے 20 نکات کی تائید میں پاس ہوئی ہے۔ سلامتی کونسل کے 15 اراکین میں سے 13 نے اس کی تائید کی ہے جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ صرف روس اور چین نے قرارداد کے حق میں ووٹ نہیں دیا اسے ویٹو بھی نہیں کیا۔ ان 20 نکات میں ایک تو قیدیوں کا تبادلہ شامل تھا جو کہ اسرائیل کی اصل مجبوری تھی، اس کے علاوہ آزاد فلسطینی ریاست کا وعدہ تھا جس کے ذریعے مسلم ممالک اور حماس کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن قرارداد میں واضح نہیں کیا گیا کہ آزاد فلسطینی ریاست کیسے قائم ہوگی اور نہ ہی یہ واضح کیا گیا کہ عالمی استحکام فورس کا دائرہ اختیار کیا ہوگا۔ چوتھا اور اہم نکتہ اسرائیل افواج کے انخلاء کے بارے میں تھا لیکن اس میں بھی واضح نہیں کیا گیا کہ یہ انخلاء کب اور کیسے ہو گا۔ چین کے مندوب نے بھی اپنی تقریر میں یہی کہا کہ تمام نکات میں ابہام موجود ہے جس کی وجہ سے چین اس کی حمایت نہیں کرے گا۔ روس نے تو کہا ہے کہ یہ قرارداد اصل میں اسرائیل کے جرائم اور مظالم کو چھپانے کے لیے پیش کی گئی ہے۔ پاکستان کے مندوب نے ترامیم پیش کیں اور وہ ترامیم بھی یہی تھیں کہ واضح ہونا چاہیے کہ آزاد فلسطینی ریاست کیسے بنے گی اور استحکام فورس کے اختیارات کیا ہوں گے لیکن ترامیم قبول نہیں کی گئیں اور پاکستان نے اسی تنخواہ پر قرارداد کی تائید کردی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا فیصلہ کہاں ہوا؟ پارلیمنٹ کہاں ہے؟ پانچواں نکتہ یہ تھا کہ حماس سے ہتھیار واپس لیے جائیں گے۔ جبکہ حماس نے کہا ہے کہ جب تک آزاد فلسطینی ریاست قائم

مرتب: محمد رفیق چودھری

نہیں ہوگی وہ ہتھیار واپس نہیں کریں گے۔ اسرائیل نے دو سال تک غزہ میں جس درندگی اور وحشت کا مظاہرہ کیا ہے اور ہزاروں فلسطینی بچوں، عورتوں اور مردوں کا قتلِ عام کیا ہے اس پر قرارداد میں ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ نکتہ یہ بھی ہے کہ ٹاسک فورس کا سربراہ ٹرمپ ہوگا جس نے اپنے اقتدار میں ہمیشہ اسرائیل کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اب اس نے کہا ہے کہ فلسطین کو 3 ہزار سال بعد امن ملے گا۔ اسرائیلی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس نے اسرائیل کو فاتح قرار دیا۔ یعنی جس اسرائیل نے 30 ہزار بچوں اور عورتوں سمیت 77 ہزار بے گناہ لوگوں کو غزہ میں شہید کر دیا اس کو ٹرمپ فاتح قرار دے رہا ہے۔ اسی سے امریکی عزائم کا پتا چل رہا ہے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ٹرمپ کے نام نہاد امن معاہدہ کے بعد 31 دنوں میں سے 25 دن بمباری ہوتی رہی ہے۔ ایسی صورت میں امن کیسے قائم ہوگا۔ پھر یہ کہ شام، لبنان اور سوڈان میں بھی قتل وغارت گری جاری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایسے خدشات موجود ہیں کہ اسرائیل کی پشت پناہ عالمی طاقتیں مشرق وسطیٰ کی تشکیل نو یعنی ری شیپنگ چاہ رہی ہیں۔

سوال: غزہ میں قیام امن کے حوالے سے سلامتی کونسل کی جو قرارداد تھی، اس میں پاکستانی مندوب کی جانب سے کچھ ترامیم تجویز کی گئیں لیکن پھر ان ترامیم کی منظوری کے بغیر ہی پاکستان نے قرارداد کی تائید بھی کردی۔ ایسا کیوں ہوا اور کیا ہم اس تائید کو ابراہم اکارڈز میں شمولیت تصور کریں؟

رضاء الحق: پہلی بات تو یہ ہے کہ امن کیسے قائم ہوگا جب امن قائم کرنے والی قوتوں کے عزائم ہی کچھ اور ہوں۔ 1994ء میں یوگوسلاویہ میں سرب عیسائیوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا، عورتوں کی عصمت دریاں کی، بچوں کو شہید کیا، جوانوں کو جمع کر کے گولیاں ماری گئیں، عالمی ادارے صرف زبانی طور پر سربیا کے اس قتل عام کو رکوانے کا کہتے رہے، انہوں نے اس نسل کشی کو رکوانے کے لیے عملی طور پر کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ اسی طرح اسرائیل نے دو سال سے غزہ میں جو نسل کشی جاری رکھی ہوئی ہے اور اب نام نہاد معاہدے کے بعد بھی ناجائز صہیونی ریاست 497 مرتبہ خلاف ورزی کر چکی ہے لیکن اس کے خلاف ایکشن لینا تو دور کی بات کسی نے اس کو موردالزام بھی نہیں ٹھہرایا اور نہ ہی قرارداد میں اس کا ذکر کیا گیا، اس کے برعکس سارا زور اس بات پر دیا گیا کہ حماس ہتھیار نہ اُٹھائے۔ ان حالات میں بین الاقوامی امن فورس کیسے امن قائم کر پائے گی؟ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ امن فورس کے TORs کیا ہوں گے، اگر پاکستانی فوج وہاں جائے گی تو کیا فیصلہ سازی میں بھی شریک ہوگی یا پھر صرف کرائے کے فوجیوں کے طور پر کردار ادا کرے گی؟ اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ اگر پاکستانی فوج اس بین الاقوامی فورس کا حصہ بنے

گی جس میں اسرائیلی فوج بھی شامل ہوگی تو اس کا مطلب ناجائز اسرائیلی ریاست کو تسلیم کرنا ہی ہوگا۔ پھر ہم پاکستان کی اس آفیشل پالیسی سے ہٹ جائیں گے جس کا تعین بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے کیا تھا۔ لہٰذا ہمارے حکمرانوں کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ بین الاقوامی طاقتیں کافی عرصہ سے مشرق وسطیٰ کا نقشہ تبدیل کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہیں۔ 1980ء میں امریکی صدر رونالڈ ریگن کے دور میں ایک اسرائیلی نژاد صحافی ینون نے گریٹر اسرائیل کے حوالے سے ایک منصوبہ پیش کیا تھا جسے ینون پلان کہا جاتا ہے، اس میں باقاعدہ طور پر مشرق وسطیٰ کا نقشہ تبدیل کرکے گریٹر اسرائیل کو قائم کرنا شامل تھا۔ سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد بش سینئر نے باقاعدہ اس نیو ورلڈ آرڈر کا اعلان کر دیا۔ اصل میں نیو ورلڈ آرڈر کا منصوبہ بہت پرانا ہے، پہلی اور دوسری جنگ عظیم بھی اسی منصوبہ کے تحت ہوئی، اسی منصوبے کے تحت مسلمانوں کی اجتماعیت ختم کرکے نیشن سٹیٹس قائم کی گئیں اور IMF اور ورلڈ بینک کے ذریعے ان کی معیشت کو اپنے کنٹرول میں رکھا گیا۔ اسی منصوبے کے تحت نیٹو جیسے اتحاد بنائے گئے اور دوسری طرف اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ اُمت مسلمہ متحد نہ ہونے پائے۔ مسلم حکمرانوں کو بھی اپنی مٹھی میں رکھا گیا۔ پھر کلنٹن کے دور میں القاعدہ جیسے گروہ تخلیق کیے گئے۔ اوکلاہامہ میں بمباری کا جھوٹا الزام مسلمانوں پر لگایا گیا اور کینیا میں امریکی سفارت خانے پر بم حملے القاعدے کے کھاتے میں ڈالے گئے۔ ہیلری کلنٹن نے خود اعتراف کیا کہ القاعدہ اور داعش جیسے گروہ امریکہ نے بنائے۔ پھر بُش جونیئر کے دور میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر باقاعدہ عالم اسلام کے خلاف جنگ شروع ہوگئی اور اس کے لیے نائن الیون کا فالس فلیگ ڈراما رچایا گیا۔ افغانستان اور عراق کو مکمل طور پر تباہ و برباد کیا جبکہ شام، لبنان، لیبیا میں خانہ جنگی پیدا کی گئی، مصر میں الاخوان کی جمہوری حکومت کو گرا کر ایک جرنیل سیسی کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کیا گیا اور اب سوڈان اور قطر پر بھی نظریں ہیں۔ بارک اوباما نے 2010ء میں پیوٹ ٹو ایشیا پالیسی دی جس میں یہ طے کیا گیا کہ اب جنگوں کا مرکز مشرق وسطیٰ ہوگا اور جنوبی ایشیاء اور افریقہ میں بھی اس کے اثرات ہوں گے۔ اب یہی کچھ ہمیں دنیا میں نظر آرہا ہے۔ نیتن یاہو سمیت اسرائیلی اعلیٰ عہدیداران گریٹر اسرائیل کا کئی بار اعلان کر چکے ہیں اور (معاذ اللہ) مدینہ منورہ تک کے ان کے دعوے ہیں۔ پاکستان کو بھی بھارت کے ذریعے زیر کرنے کی کوشش کی گئی مگر بھارت کو ہزیمت اُٹھانی پڑی۔ عرب ممالک اور پاکستان کی حکومتوں کو واضح طور پر یہ سب کچھ نظر بھی آرہا ہے لیکن اس کے باوجود اگر ہمارے حکمران دھوکہ کھا رہے ہیں تو پھر ان پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اب ابراہم اکارڈز کی اگلی شکل جو وہ لے کر آئے ہیں وہ یہی ہے کہ جن ممالک پر زبردستی نہیں کی جاسکتی اُن کو کچھ مراعات دے کر اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔

سوال: ایک طرف امریکہ پاکستان کو امن فارمولے میں شامل کر رہا ہے اور دوسری طرف بھارت کے ساتھ معاہدے بھی کر رہا ہے تو کیا اب امریکہ بھارت کو روکے گا کہ وہ آپریشن سندور 2 نہ کرے؟

رضاء الحق: جب تک امریکہ کا مفاد ہے وہ پاکستان کو استعمال کرے گا اور بھارت کو پاکستان پر حملے سے روکے گا کیونکہ ایک طرف امریکہ نے چین کو روکنا ہے اور دوسری طرف اسرائیلی مفادات کا تحفظ بھی کرنا ہے۔ فی الحال تو بہار کا الیکشن جیتنے کے لیے نریندر مودی نے سندور 2 کے بیانیہ کو خوب استعمال کیا ہے اور اس کے ذریعے بہار میں کلین سویپ کیا ہے۔ جب امریکہ کا مفاد ختم ہو جائے گا تو وہ انڈیا کے ساتھ مل کر پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ایک منصوبہ ان کا ہے اور ایک منصوبہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا: ﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴾ (آل عمران) ''اب انہوں نے بھی چالیں چلیں اور اللہ نے بھی چال چلی۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین چال چلنے والا ہے۔'' آخر میں اللہ تعالیٰ کا منصوبہ ہی کامیاب ہوگا۔

سوال: جب سے غزہ کا امن معاہدہ ہوا ہے اس وقت سے لے کر اب تک اسرائیل مسلسل خلاف ورزیاں کر رہا ہے اور مسلمان وہاں پر شہید ہو رہے ہیں، ان حالات میں امن معاہدے پر عمل کیسے ہوگا، قرارداد میں غزہ کی تعمیر نو کی جو بات کی گئی ہے اس کا کیا بنے گا؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: ٹرمپ کا منصوبہ اصل میں اسرائیل کا ہی منصوبہ ہے اور جو قرارداد سلامتی کونسل سے پاس ہوئی ہے وہ بھی اسی منصوبہ کی تائید کرتی ہے۔ جہاں تک عرب ممالک کا تعلق ہے تو وہ غزہ کی دوسالہ جنگ میں پہلے تو بالکل لاتعلق اور خاموش رہے ہیں جبکہ غزہ کے مسلمان قربانیاں دیتے رہے، حالانکہ مسجد اقصیٰ کی حفاظت اور فلسطین کی آزادی پوری اُمت کا مسئلہ ہے۔ عرب اسرائیل جنگوں میں عرب اسرائیل کا اصل چہرہ بھی دیکھ چکے تھے کہ کس طرح اس نے مغربی کنارے اور غرب اردن پر قبضہ کیا، پھر گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا، یہ سارا کچھ عرب دیکھ چکے تھے، جب غزہ کی جنگ جاری تھی تو ان عربوں کے پاس موقع تھا کہ وہ اہل غزہ کی مدد کرکے گریٹر اسرائیل کا راستہ روک سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے لاتعلق رہ کر یہ موقع کھو دیا ہے اور اب خود بھی گریٹر اسرائیل کی زد میں آنے والے ہیں۔ قطر پر اسرائیلی حملے کے بعد انہوں نے کچھ ہاتھ پیر مارنا شروع کیے ہیں۔ اہل غزہ نے تو دوسال میں جو بے مثال قربانیاں دی ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ وہ ہار نہیں مانیں گے، حماس نے بھی کہہ دیا ہے کہ ہم اقتدار تو چھوڑ سکتے ہیں لیکن غزہ اور فلسطین نہیں چھوڑ سکتے۔ اہل غزہ کی اس قدر قربانیوں کے بعد حماس انہیں تنہا قطعاً نہیں چھوڑے گی اور نہ ہی قبلہ اوّل کو کافروں کے حوالے کریں گے۔ اگرچہ ٹرمپ اپنے منصوبے کی کامیابی کے لیے کوشش کرے گا۔ جیسا کہ اس نے غزہ کی تعمیر نو اور مغربی کنارے میں سڑکوں کا جال بچھانے کی بات کی ہے اور عالمی فورس کے نام پر اسرائیل اور اس کے معاون جو کچھ کرنا چاہ رہے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ فلسطینیوں نے جس مقصد کے لیے اتنی بڑی قیمت ادا کی ہے وہ اس سے پیچھے ہرگز نہیں ہٹیں گے۔

سوال: حال ہی میں سعودی ولی عہد نے 2018ء کے بعد امریکہ کا پہلا دورہ کیا ہے۔ وہاں انہیں غیر معمولی پروٹوکول دیا گیا اور انہیں نان نیٹو اتحادی ڈکلیئر کیا گیا، کئی دفاعی معاہدے بھی کیے گئے اور پھر F-35 طیاروں کی فراہمی کا عندیہ بھی دیا گیا ہے۔ کیا یہ سب مراعات اسرائیل کو تسلیم کروانے کے لیے عنایت کی گئی ہیں؟

رضاء الحق: بالکل اس میں دو رائے ہو بھی نہیں سکتیں۔ کیونکہ 7 اکتوبر 2023ء کو جب حماس نے طوفان الاقصیٰ کے نام سے آپریشن کیا تو اس سے کم وبیش ایک ماہ قبل سعودی ولی عہد نے فوکس نیوز پر انٹرویو دیا تھا جس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ ہم اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ اگر ایسا ہو جاتا تو گریٹر اسرائیل کا منصوبہ بہت پہلے آگے بڑھ چکا ہوتا کیونکہ سعودی عرب کو دیکھتے ہوئے اکثر مسلم ممالک اسرائیل کو تسلیم کر چکے ہوتے۔ لہٰذا اس وقت حماس اور اہل فلسطین کے پاس کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا سوائے اس کے کہ وہ اسرائیل کے خلاف آپریشن کرکے اس سلسلے کو روک دیں۔ جہاں تک عالمی امن فورس کا تعلق ہے تو اس طرح کی فورس لبنان میں بھی انٹرنیشنل پیس کیپنگ فورس کے نام پر موجود ہے لیکن مکمل طور پر ناکام ہے کیونکہ جو قوتیں امن کی رٹ لگا رہی ہیں وہ خود ہی امن نہیں چاہتیں۔ جس طرح اسرائیل معاہدے کی خلاف ورزیاں

کر رہا ہے، کیا عالمی فورس اسرائیل کو جواب دے گی؟ لہٰذا عالمی فورس ایک ڈھکوسلا ہے جس کے نام پر عرب حکمرانوں کو غافل بنایا جا رہا ہے۔ خاص طور پر سعودی ولی عہد کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ وہ نام نہاد روشن خیالی اور جدت کے خواہش مند ہیں، جیسا کہ ستمبر 2023ء میں فوکس نیوز پر انٹرویو کے دوران انہوں نے اپنی خواہشات کا اظہار بھی کیا تھا کہ ہم بہت سخت سلفی حکومت کے تحت رہے ہیں اب ہم روشن خیالی اور جدت کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ان کا ویژن 2030ء بھی ہے جس کے تحت میوزک فیسٹولز اور لبرل کلچر کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اسی منصوبے کے تحت وہ نیوم سٹی بھی تعمیر کر رہے ہیں جہاں دبئی کی طرح شراب اور مادر پدر آزادی ہوگی۔ اسی طرح دیگر مسلم حکمرانوں کی اکثریت بھی مغربی تہذیب کو پسند کرتی ہے۔ قرآن میں واضح حکم ہے: ﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ﴾ (البقرۃ:120)''اور (اے نبی ﷺ! آپ کسی مغالطے میں نہ رہیے) ہرگز راضی نہ ہوں گے آپؐ سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ آپؐ پیروی نہ کریں ان کی ملت کی۔''

محمد بن سلمان نے دبے الفاظ میں یہ تک کہا تھا کہ اگر سعودی عرب میں مقدس مقامات نہ ہوتے تو سعودی عرب کو مغربی تہذیب سے ہم آہنگ کرنا بہت آسان ہوتا۔ پاکستان بھی نائن الیون کے بعد امریکہ کا نان نیٹو اتحادی بنا تھا، اس کا کیا حشر ہوا، سعودی عرب کو اس سے سبق سیکھنا چاہیے۔ F-35 کا بھی سعودی عرب کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کیونکہ امریکن ٹیکنالوجی GPS لاکڈ ہوتی ہے، امریکہ جب چاہے اس کو لاک کر سکتا ہے جیسے قطر پر اسرائیلی حملہ کے وقت امریکی ٹیکنالوجی نے کام نہیں کیا۔ امریکہ کے ساتھ دفاعی معاہدوں کا بھی سعودی عرب کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ صرف امریکہ اور ٹرمپ کے مفادات پورے ہوں گے۔ جیسا غزہ کی تعمیر نو کے حوالے سے ٹرمپ اور ایلون مسک کا منصوبہ ہے کہ اسے معاشی حب بنایا جائے گا۔ لہٰذا مسلم ممالک کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

سوال: سوڈان میں اس وقت جو قتل وغارت جاری ہے اس کا غزہ کی صورت حال سے کوئی تعلق ہے؟ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: اگر عالم اسلام نے اپنے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوئی کوشش نہ کی تو غزہ اور سوڈان جیسی صورت حال کئی مسلم ممالک میں پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ ایک ماڈل بن جائے گا کہ فوج کے مقابلے میں ایک عسکری گروہ کھڑا کر کے اس کو سپورٹ کرو اور اس کے ذریعے اس ملک کے وسائل بھی لوٹو، خانہ جنگی کروا کر مسلمانوں کے خون سے ہولی بھی کھیلو۔ سوڈان میں سونا، چاندی اور دیگر معدنیات وافر مقدار میں ہیں لیکن دیکھئے کہ ان وسائل کو مسلمانوں کا لہو بہانے کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ غزہ کی صورتحال سے مطابقت بھی ہے اور عالم اسلام کے لیے انتہائی تشویشناک بات بھی ہے۔

رضاء الحق: امریکی سینٹ کام کے مطابق مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ ابراہم اکارڈز کا حصہ ہیں۔ اگر جغرافیائی طور پر دیکھا جائے تو غزہ اور سوڈان کے درمیان صرف مصر آتا ہے۔ سوڈانی مسلمانوں میں اسلام کا جذبہ بہت زیادہ ہے، دنیا میں حفاظ قرآن کا سب سے زیادہ تناسب سوڈان میں ہے۔ سوڈانی مسلمانوں نے عمر البشیر کے دور میں اسلامی نظام بھی نافذ کر دیا تھا۔ اسلام دشمن قوتوں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ عالمی نظام کے لیے خطرہ ہیں تو وہاں سیکولر عناصر پر مشتمل ایک باغی فوج (RSF) قائم کی گئی جس کو مغربی عناصر کے ساتھ ساتھ ایک عرب مسلم ملک بھی سپورٹ کر رہا ہے اور اس کے بدلے میں سونا حاصل کر رہا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے مصر سے الاخوان کی حکومت کو ختم کر کے ایک فوجی ڈکٹیٹر کو مسلط کر دیا گیا۔ آج مصر میں الاخوان کی حکومت ہوتی تو اہل غزہ محصور نہ ہوتے۔ اسی طرح جان بوجھ کر سوڈان کے مسلمانوں کو بھی قتل کیا جا رہا ہے تاکہ وہ گریٹر اسرائیل کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ یہی صورت حال پاکستان کے صوبوں خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں بھی پیدا کی جا رہی ہے۔

سوال: ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین میں جنگ رکوانے کے لیے 28 نکاتی فارمولا پیش کر دیا ہے۔ کیا ان 28 نکات میں یوکرین کے لوگوں کے لیے بھی کوئی خوشخبری ہے یا صرف روس کو ہی خوش کیا گیا ہے؟

رضاء الحق: عالمی میڈیا کے ذریعے جو خبریں آ رہی ہیں ان کے مطابق ان 28 نکات میں یوکرین کے لیے کوئی خوشخبری نہیں ہے بلکہ یوکرین کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اس پر راضی ہو جائے جو باقی بچا ہے۔ دراصل ان میں 20 نکات خود روس نے تجویز کیے تھے اور باقی 8 نکات امریکی سیکرٹری آف سٹیٹ مارک روبیو نے شامل کیے۔ اس کے اپنے الفاظ ہیں کہ شاید یوکرین اس کو قبول نہ کرے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روس کو شام کے بدلے اور غزہ کے حوالے سے قرارداد کو ویٹو نہ کرنے کے بدلے خوش کیا جا رہا ہے۔ بظاہر یوکرین کا کوئی مستقبل دکھائی نہیں دے رہا۔ واللہ اعلم!

سوال: امریکہ غزہ میں قیام امن کے لیے ایک طرف قرارداد پیش کر رہا ہے اور معاہدے بھی کر رہا ہے لیکن پچھلے دو سال میں جب بھی غزہ میں جنگ بندی کے لیے قرارداد پیش کی گئی تو اسے امریکہ ویٹو بھی کرتا رہا۔ امریکہ کے اس دہرے معیار پر آپ کیا کہیں گے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: دوغلا پن امریکہ پالیسی کا لازمی حصہ ہے جس سے دنیا اب تنگ آ چکی ہے، یہاں تک کہ خود امریکی بھی امریکہ کی اس پالیسی سے تنگ آ چکے ہیں۔ امریکہ میں اب یہ آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ ہم اپنے بجٹ کا 16 فیصد اسرائیل کو کس لیے دے رہے ہیں؟ امریکی شہریوں کے ٹیکس کا پیسہ نسل کشی کے لیے خرچ ہو رہا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کے خلاف نفرت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ جہاں بھی کوئی اسرائیلی ہوتا ہے وہاں سے لوگ واک آؤٹ کر جاتے ہیں۔ اس نفرت کا اثر امریکی انتخابات پر بھی پڑنے والا ہے، اسی لیے ٹرمپ امن کا داعی بننے کی ایکٹنگ کر رہا ہے۔

رضاء الحق: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بہت ہی خوبصورت انداز میں مسلمانوں، مسلم حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو یہ بات سمجھا دی ہے کہ: ''اور نہ کمزور پڑو اور نہ غم کھاؤ' اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔'' (آل عمران:139)

جب تک مسلمان عوام، حکمران اور مقتدر حلقے اس بات کو نہیں سمجھیں گے اور اس کے مطابق عمل نہیں کریں گے، سچا مومن بننے کی کوشش نہیں کریں گے تب تک مسلمان اس پوزیشن میں نہیں آ سکتے کہ وہ دشمنوں کو جواب دے سکیں۔ آج دنیا میں ویٹو کا حق صرف 5 ممالک کو حاصل ہے اور وہ سب کے سب غیر مسلم ہیں۔ کسی ایک مسلمان ملک کے پاس ویٹو کا حق نہیں ہے۔ جب تک ہم سچے مومن نہیں بنیں گے تب تک اسی طرح مار کھاتے رہیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو صراط مستقیم پر چلنے اور متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ❀❀❀

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت و ترجمان تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: مشیر خصوصی برائے سیاسی امور امیر جماعت اسلامی پاکستان

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

چنگیزیٔ افرنگ!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

آئے روز ایک نئی کہانی ہے۔ پچھلی سے یکسر مختلف۔ ٹرمپ شاید سب سے زیادہ یوٹرن لینے والا ہے۔ کہاں تو نیویارک میں کامیاب ہونے والے میئر ممدانی پر آگ بگولا ہونے کی یہ حد تھی کہ اسے غیر ملکی غیر قانونی قرار دے کر امریکہ بدر کرنے کے ارادے کا اظہار، وہ کمیونسٹ، یہودی دشمن، پاگل دیوانہ تھا۔ ڈیموکریٹ پارٹی پر شدید تنقید تھی، اُسے لا کھڑا کرنے پر۔ پھر نجانے کون سی گیدڑ سنگھی ظہران ممدانی نے استعمال کی کہ موسم یکسر بدلنے لگا وائٹ ہاؤس میں۔ (ممدانی کی والدہ ہندو ہیں۔ 'گیدڑ سنگھی'، ہندو توہم پرستی کا حصہ ہے کہ اس کے طلسمی اثرات بدروحوں سے تحفظ دیتے ہیں!) بہر طور یکا یک ایک سر پھرے لیڈر کو گیدڑ بنا دینے کا کارنامہ تو ہوا۔ ممدانی کے آنے سے پہلے ہی ٹرمپ نے گرم جوش ملاقات کی امید ظاہر کردی۔ اور آنے پر تو یکا یک ریشہ خطمی ہو گئے۔ صحیح معنوں میں گدھے کو باپ بنانے کا دو طرفہ منظر تھا۔ ممدانی بھی بڑے ادب و احترام سے رہا۔ ٹرمپ نے (گدھا: ڈیموکریٹ پارٹی کا نشان) تو ایسا کرنا ہی تھا۔ ممدانی کی تعریف کی کہ اتنی کم عمری میں اتنے جغادری امیدواروں کو ہرا دیا۔ 'تعریف' بڑی شے ہے جہانِ تگ و دو میں! تعریف شدگان کی ٹرمپ نے فہرست گنوائی۔ اور اب اسی کلب میں ممدانی بھی تھا۔ اگرچہ یہ کہا گیا کہ یہ ٹرمپ کی مجبوری بھی تھی۔ کشنر، ٹرمپ، وٹ کاف اور دیگر دوست احباب کے نیویارک میں کاروباری مفادات نے ٹرمپ کو سیانا، 'یوٹرنیا' بنا دیا۔ امریکی سرمایہ دارانہ نظریے کے تحت پیسے کی خدائی دنیا میں اصل پالیسی ساز ہے۔

امریکہ کس حد تک آزاد، خودمختار اور کتنا یہودی سرمائے کی قید میں ہے۔ 'فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے۔' اقبال کی مومنانہ فراست نے جو ایک صدی پہلے کہا تھا آج اظہر من الشمس ہے۔ صرف نیویارک میئر کے انتخابات میں بیس ارب پتیوں نے ممدانی کے خلاف لاکھوں ڈالر جھونکے۔ یہ جمہوریت تمام تر یہودی ڈالروں کا کٹھ پتلی تماشا ہے۔ ان کے ذریعے منتخب ہو کر آنے والا امریکی صدر اسرائیل کے اشاروں پر ناچتا اور پوری دنیا کو نچاتا ہے۔ سینیٹر برنی سینڈرز کے مطابق غزہ پر ہتھیاروں کی فراہمی، جنگی اخراجات کا 70 فی صد حصہ ادا کرنے والا امریکہ تھا، عوام کے ٹیکسوں سے حاصل کردہ! (براؤن یونیورسٹی اعداد و شمار)

ممبر یورپی پارلیمنٹ، ڈایانا سوسا کا نے کہا، کیونکہ میں وکیل ہوں، اس لیے قوانین کی بات کروں گی۔ 'اسرائیل ایک دہشت گرد ریاست کی طرح کام کرتی ہے۔ یہ ناقابلِ یقین ہے کہ کس طرح پوری دنیا کی سیاست اس بات کو قبول کرے جو نسل کشی اور انسانیت کے خلاف جنگی جرم ہے۔ حماس نے سو دو سو مار دیئے۔ مگر 2 سال سے اسرائیل دہشت گرد ریاست کی طرح چل رہا ہے۔ کیا تمام ممالک ایک دن غزہ بن جائیں گے؟ ہم مائیں ہیں بچوں والی! اگر تم میرے بچے مارو گے میں تمہارے بچے مار ڈالوں گی۔ یہاں بیٹھ کر ہم (نری) سفارت کاری کی بات کیسے کر سکتے ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ ہم تجارت کیسے کر سکتے ہیں؟ جمہوریت نہیں چل سکتی جب اسرائیل لوگوں کو مار رہا ہے۔ قتل، قتل، قتل! ہر وقت ان کے ہاتھوں پر خون ہے۔ یہ نسل کشی ہے، اسے ختم کرو۔

جو وحشت آج غزہ میں ہوئی اس کا پیمانہ دیکھیے۔ ایک نوجوان گری عمارات کے ملبوں پر کھڑا ہے۔ ملبے صاف کرتے ہیں تو نیچے سے کھوپڑیاں، ہڈیاں، لاشیں، موت نکل رہی ہے۔ نوجوان کہتا ہے غزہ کا۔ جب ہم نے 27 لاشیں نکالیں تو گوشت کے ٹکڑے بکھرے تھے۔ خون میرے منہ پر لگ گیا۔ گوشت میرے ہاتھوں سے گر گیا۔ کیسے ہم نے انھیں کفن کے تھیلوں میں یوں محفوظ کیا گویا گوشت گرل (Grill) کیا جانے کو رکھتے ہیں۔ ان ملبوں سے زہریلی گیسیں، پھیپھڑوں کے لیے سخت مضر نکل رہی ہیں۔ دل کے امراض بڑھ رہے ہیں۔ غرض لا متناہی خوفناک نتائج ہیں۔ صرف انسانی، معاشی، معاشرتی مسائل نہیں۔ کرۂ ارض کے لیے تباہ کن اور موسمیاتی بحران کے بے شمار اسباب امریکہ، اسرائیل، یورپی حکومتوں سے منتج ہیں۔ انسانیت کی تباہی، حق تلفی، دنیا بھر کو جنگوں کا اکھاڑہ بنا کر پھر عالمی دن منانا ہر ایک کا! بچوں کا عالمی دن؟ غزہ میں اسرائیل نے 56 ہزار بچے والدین سے محروم، یتیم کیے ایک یا دونوں ماں باپ مار ڈالے۔ 20 ہزار بچے (گورنمنٹ میڈیا آفس) اور Lancet ادارے کا عدد لاکھوں بچوں کے قتل کا ہے۔ 65 ہزار بچے فاقوں کی زد میں آئے۔ 40 ہزار ننھے بچے، بچوں کا دودھ نہ ملنے سے اسرائیل نے بھینٹ چڑھائے۔ اور رہے ہم دو ارب مسلمان تو ایک غزہ والے نے کہا۔ یہ مسلم ممالک؟ 'ایسا وطن جہاں حسنِ یوسفؑ ہے۔ یعقوبؑ جیسا غم ہے اور برادرانِ یوسف جیسا (دھوکا) خرابی اور فساد ہے'۔ اور یہی سچ ہے۔ باقی سب اشک شوئی ہے! دو ارب مسلمان اگر غزہ کے غم میں یوں روئے ہوتے جتنا بعض گوریوں کو ہلکان، بے حال ہو کر روتے دیکھا، تو یہ آنسوؤں کا دریا گٹھلی برابر اسرائیل کو بحر مردار میں پہنچا دینے کو کافی تھا۔ المیہ تو ہے کہ جب یورپی پارلیمنٹ کی ممبر کا غم غزہ کے عورتیں، بچے تھے، تو ہماری سینیٹر زرقا سہروردی آگ بگولا تھیں کہ (اسلامی جمہوریہ پاکستان کے) کچھ اسلامی بینکوں نے زنانہ سٹاف کو عبایا پہننے کا پابند کیا ہے! انہیں کیوں خصوصی 'مذہبی' ہیئت اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اور کمیٹی سلیم مانڈوی والا کی صدارت میں، اس ہیئت پر متوحش تھی کہ سٹیٹ بینک آف پاکستان مداخلت کرے! (کسی کی یہ جرأت کیوں ہو کہ وہ پاکستانی خواتین کو مذہبی حلیہ/حیاداری پر مجبور کرے!)

اسرائیل، امریکہ کے لیے کیا مقام رکھتا ہے؟ 8 جون 1967ء کو امریکی بحری جہاز یو ایس ایس لبرٹی کا اسی IDF، اسرائیلی فوج کے ہاتھوں کیا بھوسا بنا، پڑھیے، آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ مختصر ترین، کہا یہ ہے کہ بحر روم میں پوری اطلاعی کارروائی دونوں ممالک مابین ہونے کے بعد امریکی جہاز مکمل شناخت کے ساتھ بحر روم پہنچا۔ جا بجا جہاز پر امریکی ہونا لکھا ہوا پڑھا جا سکتا تھا۔ مگر جب امریکی بحری فوجی پورے اطمینان سے عرشے پر دھوپ کا مزا لے رہے تھے ٹھنڈی ہوا میں، بلا نام ونشان سیاہ جیٹ جہازوں نے بھرپور حملہ کر کے رابطے کاٹنے کو تمام انٹینے (ماسوا ایک کے) اڑا ڈالے، فائر فائٹر (آگ بھڑک اٹھی تھی) قتل، معذور اور زخمی کیے۔ 25 منٹ کارروائی جاری رہی۔ بمشکل تمام تار جوڑ کر چھٹے بحری بیڑے کو اطلاع دی، مدد طلب کی۔ مگر جونہی امدادی جہاز ہوا

میں ابھرے، سیکرٹری دفاع رابرٹ میکنا مارا نے انہیں فوری واپس بھیج دیا۔ دوسرے امریکی بحری جہاز نے مزید جیٹ بھیجے۔ فوراً واپس جاؤ، امریکی صدر جانسن نے کہا: مجھے پروا نہیں اگر ہمارے کچھ فوجی مر جائیں مگر میں اپنے اتحادی اسرائیل کو شرمسار نہیں کر سکتا۔ فوراً واپس جاؤ؟ موجود نیوی افسر کہتا ہے: 'تین تار پیڈو بردار کشتیاں جو ہمارے پیچھے آئیں۔ اور حملہ کیا، ان پر ستارۂ داؤی (اسرائیلی نشان) واضح تھا۔ ہمارے ساتھیوں کو قتل کیا جاتا رہا۔ 17 گھنٹے کے انتظار کے بعد امریکی جہازوں کی مدد آئی اور ہمارے بدترین زخمی ساتھیوں کو لے جایا گیا۔ ہمیں حکم تھا اس بارے کبھی زبان نہ کھولنے کا۔ اس پر سزا، جیل، جرمانہ موت ہوتی! 57 سال سے ہماری حیثیت کچرے کوڑے کی تھی۔ ہم نے کسی کو نہیں مارا۔ اسرائیل نے ممتاز ترین نیول شپ کا یہ حشر کیا۔ (امریکہ کو اس کی اوقات بتادی!) صرف چند بہادر قانون ساز تھے جنہوں نے زبان کھولی اور رازیوں کھلے۔' یہ USS لبرٹی کے ریٹائرڈ افسران کی ایسوسی ایشن کے صدر، 77 سالہ فلپ ٹرنر کی تحریر ہے!

ٹرمپ 'امن' پلان منظوری کے بعد سے اسرائیل 342 فلسطینی قتل کر چکا ہے۔ 497 جنگ بندی کی خلاف ورزیاں کر چکا ہے۔ 'فلسطینی ریاست' کا قیام نیتن یاہو اور اس کی اتحادی جماعت ڈٹ کر مکمل رد کر چکے ہیں۔ اسی دوران اسرائیل نے لبنان میں یو این امن فوج پر حملے کیے، کوئی نہ روک سکا۔ احمد الشرع فدوی ہو چکا مگر شامی شہریوں پر حملے جاری ہیں۔ نیتن یاہو گریٹر اسرائیل دھڑا دھڑ بنا رہا ہے۔ ہم کس دنیا میں رہ رہے ہیں؟

دنیا اسرائیل کی نفرت سے ابل رہی ہے۔ امریکی، برطانوی بھی۔ ایسے میں ٹرمپ اور بلیئر جیسے کھلے مسلم کش سربراہوں کا بورڈ آف 'Peace' نہیں 'Piece' ہوگا جس میں مسلمانوں کے ٹکڑے کیے جائیں گے اور مسلم افواج کی ISF صرف دانت پیس کر رہ جائے گی۔ خدانخواستہ اس اسرائیلی دفاع میں مسلمان ISF کے مارے گئے یا ISF کے ہاتھوں فلسطینی تو دنیا، آخرت اور امت، کہیں قبولیت نہ ہوگی۔ رئیس عرب ممالک تو انکاری ہو گئے ہیں، ہم مظلوم فلسطینیوں کی مدد 2 سال ڈیڑھ مہینہ نہ کر پائے تو اب یہ اقصیٰ کا نہیں اسرائیل کا تحفظ ہوگا عنداللہ اور عندالناس! اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)

عالم ہمہ ویرانہ ز چنگیزیٔ افرنگ!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(20 تا 26 نومبر 2025ء)

جمعرات 20 نومبر: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ سہ پہر کو شعبہ تعلیم و تربیت اور شام کو شعبہ انتظامی و قانونی امور و رابطہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نماز عشاء مرکز لاہور میں کارکنان کے تربیتی پروگرام میں کچھ وقت کے لیے شرکت کی۔

جمعۃ المبارک 21 نومبر: صبح شعبہ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔ نماز جمعہ سے قبل مشیر خصوصی محترم ایوب بیگ مرزا سے ملاقات ہوئی۔ اردو تقریر اور مسنون خطبہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن، لاہور میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ بعد نماز عصر مرکزی اسرہ کے ایک آن لائن (خصوصی) اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نماز مغرب رکنِ مرکزی شوریٰ (حلقہ لاہور غربی) محترم ثاقب عباسی کی عیادت کے لیے ان کے گھر جانا ہوا۔ بعد نمازِ عشاء حلقہ لاہور شرقی کے زیرِ اہتمام ایک مسجد میں Youth Meet up کے عنوان سے نوجوان رفقاء اور اُن کے نوجوان احباب و رشتہ داروں سے سوال و جواب کی بھرپور نشست ہوئی جس میں تنظیمی فکر، طریقۂ کار، دورۂ ترجمہ قرآن، دعوتِ دین اور نوجوانوں کے مسائل کے حوالہ سے گفتگو ہوئی۔

ہفتہ 22 نومبر: دن کو شعبہ مالیات کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر کو کراچی روانگی ہوئی۔

اتوار 23 نومبر: کچھ احباب سے ملاقات رہی۔

بدھ 26 نومبر: ایک اہم مقصد حبیب سے ملاقات رہی۔ 'اُمّتِ مسلمہ' بالخصوص مسئلہ فلسطین و غزہ کے حوالہ سے گفتگو ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب نیز ناظم اعلیٰ صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیئے۔ متفقہ ترجمہ و نصابِ قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کرائیں۔

گوشہ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سوال 11: اسلامی تمویل کے مقاصد کیا ہیں؟ کیا اسلامی تمویل کے جدید طریقوں سے یہ مقاصد پورے ہو رہے ہیں؟

جواب: اسلام کے مالی معاملات کے حوالے سے عہد حاضر کے ماہرین اور تجزیہ نگاروں نے اپنی تحریروں میں کثرت سے اس بات پر زور دیا ہے کہ اس نظام کی بنیاد اخلاقی اقدار اور حصولِ مقاصدِ شریعت پر قائم ہونی چاہیے۔

ان سکالرز کے نزدیک' اسلام کے مالیاتی نظام کو درج ذیل اقدار اور مقاصد سے ہم آہنگ ہونا چاہیے:

i) سرمایہ داری اور ارتکازِ دولت کی حوصلہ شکنی

ii) سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور سرمایہ کاروں کے لیے منصفانہ منافع

iii) سماجی اور معاشی انصاف کی فراہمی

iv) حقیقی معاشی سرگرمی کا ماحول پیدا کرنے میں معاونت

v) معاشرتی ذمہ داریوں میں شرکت

(جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1315 دن گزر چکے!

روداد برائے متبادل زونل سالانہ اجتماع منعقدہ 15، 16 نومبر 2025ء

(1) زون جنوبی پاکستان (i)
(2) زون جنوبی پاکستان (ii)
(3) زون وسطی پاکستان
(4) زون شمالی پاکستان
(5) زون خیبر پختونخوا
(6) زون شرقی پاکستان (رپورٹ شمارہ 45 میں شائع ہو چکی ہے۔)

مرتب: کمانڈر سرفراز احمد، عاطف محمود، ڈاکٹر اشرف علی، سعید اللہ شاہ، شوکت حسین انصاری

(1) زون جنوبی پاکستان (i)

تنظیم اسلامی کی روایت چلی آرہی ہے کہ ہر سال نومبر میں کل پاکستان سالانہ اجتماع کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال بھی نومبر میں یہ سالانہ اجتماع مرکزی اجتماع گاہ بہاولپور میں طے تھا۔ لیکن طوفانی بارشوں کے باعث سیلابی ریلے کے آنے کی وجہ سے پروگرام کا انعقاد وہاں ممکن نہ رہا۔ چنانچہ مرکزی ذمہ داران کے ساتھ مشاورت کے بعد امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ ﷾ نے طے فرمایا کہ سالانہ اجتماع کے متبادل کے طور پر پورے پاکستان کے چھ زونز میں، زونل سطح پر یہ پروگرام 15 اور 16 نومبر کو بیک وقت منعقد ہوگا۔ چنانچہ زون جنوبی پاکستان ون کے تحت قرآن اکیڈمی یٰسین آباد میں متبادل زونل اجتماع ہونا طے پایا۔ امیر محترم کے اس فیصلہ کے بعد بھرپور انداز میں اس پروگرام کے انعقاد کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔

اس زون میں حلقہ کراچی شمالی، حلقہ کراچی وسطی اور حلقہ بلوچستان سے تقریباً 1250 رفقاء کی شرکت متوقع تھی۔ جب کہ قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں اس حوالے سے جگہ کی تنگی محسوس ہو رہی تھی۔ بہر حال نظم کے فیصلے پر لبیک کہتے ہوئے اس کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ جس کے لیے قرآن اکیڈمی کا باقاعدہ نقشہ بنایا گیا اور رہائش، نماز، کھانے اور دیگر سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرپور اور جامع پلان مرتب کیا گیا۔ جس کے مطابق استقبالیہ اور آرائش کی ذمہ داری یاسین آباد تنظیم کے سپرد کی گئی، طعام اور چائے کی ذمہ داری ناظم آباد تنظیم کے حوالے کی گئی۔ پارکنگ کی ذمہ داری نارتھ ناظم آباد تنظیم کے سپرد کی گئی۔ بیرونی سیکیورٹی کی ذمہ داری گلبرگ تنظیم کے حوالے کی گئی۔ اندرونی سیکیورٹی کی ذمہ داری بلدیہ ٹاؤن تنظیم کے سپرد کی گئی۔ تمام ہی تنا ظیم نے انتہائی جانفشانی اور عمدگی کے ساتھ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔

پروگرام کا آغاز 15 نومبر صبح نو بجے ہوا۔ جس کے لیے رفقاء صبح سات بجے ہی سے آنا شروع ہو گئے تھے۔ الحمدللہ ان رفقاء کی بروقت رجسٹریشن اور رہائش گاہوں میں پہنچانے کا اہتمام عمدگی کے ساتھ مکمل ہوا۔

پروگرام کے پہلے سیشن کے اسٹیج سیکرٹری محترم فیصل منظور تھے۔ اس سیشن کی صدارت زون جنوبی پاکستان ون کے نائب ناظم اعلیٰ محترم سید نعمان اختر نے کی۔ پروگرام کا آغاز امیر محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے افتتاحی کلمات سے ہوا جو پاکستان بھر کے چھ زونز میں آن لائن نشر کیے گئے۔ اُس وقت امیر محترم زون جنوبی ٹو کے تحت ڈیفنس اکیڈمی میں ہونے والے زونل اجتماع میں صدارت فرما رہے تھے۔ امیر محترم نے افتتاحی کلمات میں اجتماع کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ نیز رفقاء کو پروگرامات سے بھرپور استفادہ کی تلقین کی۔ امیر محترم کے خطاب کے بعد ناظم اجتماع زون جنوبی ون کے نائب ناظم اعلیٰ محترم سید نعمان اختر نے اجتماع کے حوالے سے ہدایات دیں۔ جس کے بعد ''فکر آخرت'' کے عنوان سے حلقہ کراچی وسطی کے سینئر مدرس محترم راشد حسین نے سیر حاصل گفتگو کی۔ اُن کے خطاب کے بعد ''قرآن حکیم کا تصورِ دین'' کے عنوان سے حلقہ کراچی وسطی کے سینئر مدرس محترم انجینئر عثمان علی نے اپنے مخصوص انداز میں گفتگو کی۔ موصوف نے دین اسلام کے جزوی تصورات کو بیان کرتے ہوئے دین اسلام کے وسیع تصور کو عمدگی کے ساتھ بیان کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ دین اسلام میں محض انفرادی معاملات میں اطاعت کا تقاضا نہیں ہے بلکہ دین تو پوری زندگی میں اور زندگی کے ہر گوشے میں اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ اس خطاب کے بعد چائے و باہمی ملاقات کے لیے وقفہ دیا گیا۔ جس میں رفقاء نے آپس میں ملاقاتیں کیں اور باہمی تعارف حاصل کیا۔ وقفہ کے بعد ''امیر سے ملاقات'' کا پروگرام منعقد ہوا۔ جو کہ قرآن اکیڈمی ڈیفنس سے پاکستان بھر کے چھ زونز میں آن لائن نشر کیا گیا۔ میز بانی کی ذمہ داری حلقہ کراچی شرقی کے امیر محترم ڈاکٹر انوار علی ابرار نے انجام دی۔ اس پروگرام کے بعد نماز ظہر، ظہرانہ اور آرام کا وقفہ دیا گیا۔

نماز عصر کے بعد دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ جس میں اسٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری حلقہ کراچی شمالی کے ناظم تربیت محترم سید فاروق احمد نے ادا کی۔ نیز امیر محترم نے بنفسِ نفیس اس سیشن کی صدارت کی۔ جس کے لیے وہ خصوصی طور پر قرآن اکیڈمی ڈیفنس سے تشریف لائے تھے۔ نماز عصر کے بعد مختصر درس حدیث ہوا جس کی ذمہ داری حلقہ کراچی شمالی کے سینئر مدرس محترم محمد ارشد نے ادا کی۔ اُنہوں نے عمدگی کے ساتھ دین اسلام میں حیا کے وسیع تصور کو بیان کیا۔ درس حدیث کے بعد پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ریکارڈنگ کو پاکستان بھر کے چھ زونز میں سکرینوں پر دکھایا گیا۔ جس میں میز بانی کے فرائض جناب وسیم احمد نے ادا کیے۔ نیز مہمانانِ گرامی میں امیر محترم کے خصوصی مشیر محترم مرزا ایوب بیگ، تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف، تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم تعلیم وتربیت محترم خورشید انجم اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم شعبہ نشر و اشاعت و ترجمان تنظیم اسلامی محترم رضاء الحق شامل تھے۔ اس پروگرام میں ان تمام مہمانان نے عمدگی کے ساتھ موجودہ حالات کا تجزیہ پیش کیا۔ نیز ان حالات میں بحیثیت مسلمان کے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس پینل گفتگو کے بعد نمازِ مغرب کا وقفہ ہوا۔ نمازِ مغرب کے بعد مطالعہ حدیث کی ذمہ داری حلقہ کراچی شمالی کے مدرس محترم محمد خرم نے ادا کی۔ موصوف نے عمدگی کے ساتھ علمِ دین کی فضیلت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ درس حدیث کے بعد محترم سید نعمان اختر نے ''ہم اور ہمارا گھر'' کے عنوان سے سیر حاصل گفتگو کی۔ اُنہوں نے بتایا کہ ہماری اولین ذمہ داری اپنے گھر والوں کی دینی تربیت ہے اور ان کو جہنم سے بچانے کی فکر کرنی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھر والوں کی دینی تربیت کے نتیجے میں خود بھی دعوت دین کا کام کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد

لاہور سے مرکزی شعبہ سمع و بصر کے ناظم محترم آصف حمید کا خطاب پاکستان بھر کے زونز میں لائیو نشر ہوا۔انہوں نے عمدگی کے ساتھ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال اور اس کے ذریعہ دعوت کو پھیلانے کے لیے چند ہدایات دیں۔اس کے بعد نمازِ عشاء کا وقفہ ہوا۔ نمازِ عشاء کے بعد محترم سید نعمان اختر نے دعوتی اعتبار سے رفقاء کے عملی تجربات بیان کیے۔جس کا حاصل یہ تھا کہ دعوت دینے کے مواقع کیسے پیدا کیے جائیں اور نیز اس کٹھن اور مشکل مرحلے میں کیسے دعوت کا کام کیا جائے۔اس پروگرام کے بعد عشائیہ اور آرام کا وقفہ دیا گیا۔اس سیشن کے اختتام پر امیر محترم نے رفقاء کو اگلے دن صبح تہجد میں بیدار ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ اور مفید ہدایات سے نوازا۔

اگلے دن رفقاء کی بڑی تعداد نے نمازِ تہجد اور تلاوتِ قرآن حکیم کا اہتمام کیا۔نمازِ فجر کے بعد تیسرے اور آخری سیشن کا آغاز ہوا۔جس میں اسٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری محترم انجینئر عثمان علی نے ادا کی۔درسِ قرآن کی ذمہ داری حلقہ کراچی شمالی کے ناظم تربیت محترم سید فاروق احمد نے ادا کی۔اُنہوں نے دعوت دین اور اقامت دین کی جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف، سورۃ الشوریٰ کی روشنی میں خوبصورتی کے ساتھ بیان کیے۔اس کے بعد نمازِ اشراق، ناشتہ اور آرام کا وقفہ دیا گیا۔وقفہ کے بعد امیر محترم کا ’’فریضہ اقامت دین اور رفیقِ تنظیم‘‘ کے عنوان سے اہم ترین خطاب ہوا۔امیر محترم نے اس فریضہ کی اہمیت کو عمدگی کے ساتھ بیان کیا۔ نیز ساتھ ہی ساتھ اس دکھ کا اظہار بھی کیا کہ بعض اوقات زمانہ کے دباؤ کی وجہ سے رفقاء اس ذمہ داری کو ہلکا سمجھنے لگتے ہیں اور دیگر کاموں کو فوقیت دینے لگتے ہیں۔اس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔امیر محترم خطاب کے بعد قرآن اکیڈمی ڈیفنس روانہ ہوگئے۔اور بقیہ سیشن کی صدارت محترم سید نعمان اختر نے کی۔اس پروگرام کے بعد بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمد ؒ اور سابقہ امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب ؒ کی ویڈیوز پاکستان بھر کے زونز میں دکھائی گئیں۔جس کا عنوان ’’منہج انقلاب نبوی ﷺ‘‘ تھا۔دونوں ویڈیوز میں نہایت اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے برپا کردہ انقلاب کے مراحل کو بیان کیا گیا۔ جس میں یہ بات واضح کی گئی کہ موجودہ دور میں بھی دین اسلام کے غلبہ کے لیے وہی طریقہ اختیار کرنا ہوگا جو نبی اکرم ﷺ نے اختیار کیا تھا البتہ آخری مرحلے میں موجودہ حالات کے تناظر میں پُرامن احتجاجی تحریک کے ذریعہ دین اسلام کے نفاذ کی جدوجہد کرنا ہوگی۔ویڈیوز کے بعد چائے اور باہمی ملاقات کے لیے وقفہ دیا گیا۔وقفہ کے بعد تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ محترم سید ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف نے تنظیم اسلامی کی پیش رفت کا جائزہ بذریعہ لائیو سٹریم پاکستان بھر کے چھ زونز میں پیش کیا۔الحمدللہ اس قافلے میں اطمینان بخش اضافہ ہوا ہے۔جس کے بعد امیر محترم کا اختتامی خطاب پاکستان بھر کے چھ زونز میں لائیو دکھایا گیا۔امیر محترم نے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ اس اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ کا شکر بجالانا چاہیے۔نیز موجودہ حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تیز سے تیز تر کرنا چاہیے۔آخر میں امیر محترم کی رقت آمیز دعا پر اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

الحمدللہ تمام ہی انتظامات نہایت عمدہ تھے۔اللہ تعالیٰ تمام ہی منتظمین اور ذمہ داران کو اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر بہترین جزاء عطا فرمائے۔آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ تمام ذمہ داران اور رفقاء کی مساعی کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اسے ہمارے لیے توشہ آخرت بنائے۔

(مرتب: عاطف محمود، ناظم تربیت مقامی تنظیم یٰسین آباد، حلقہ کراچی شمالی)

(2) زون جنوبی پاکستان (ii)

جنوبی پاکستان زون 2 جس میں حلقہ کراچی جنوبی، کراچی شرقی اور حلقہ حیدرآباد شامل ہیں، کا اجتماع قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں منعقد ہوا۔ناظم اجتماع محترم عارف جمال فیاضی نے کراچی جنوبی کو میزبانی کا شرف دیا۔ناظم پروگرام محترم ذیشان طاہر مقامی امیر قرآن اکیڈمی کو مقرر کیا گیا۔ذیشان بھائی اور ان کی ٹیم نے ایک ہزار سے زائد رفقاء کی رہائش کے لیے خصوصی انتظامات کیے تھے۔حیدرآباد، سکھر، بحریہ ٹاؤن، گلشن معمار اور کراچی جنوبی کے متعدد رفقاء جمعۃ المبارک کی رات ہی اکیڈمی پہنچ چکے تھے۔

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم ڈاکٹر انوار علی ابرار نے نہایت احسن انداز میں انجام دیئے۔دیگر زونز کی طرح اور اُسی ترتیب سے اجتماع کا باقاعدہ آغاز صبح 9 بجے امیر محترم جناب شجاع الدین شیخ ﷾ کے آن لائن خطاب سے ہوا۔اس کے بعد نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان، زون 2 محترم عارف جمال قاضی نے بطور ناظم اجتماع انتظامی ہدایات دیں۔

اس کے بعد ناظم تربیت قرآن اکیڈمی ڈیفنس محترم محمد نعمان نے ’’فکر آخرت‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔انہوں نے کہا کہ فکرِ آخرت کا مطلب صرف جہنم، عذاب یا مراحل آخرت کا ذکر نہیں۔اصل مقصود دنیا میں ایک درست رویہ اور کردار اپنانا ہے۔سب سے بڑے خسارے والے وہ لوگ ہیں جن کی ساری جدوجہد صرف دنیا کی محبت میں ہو۔اعمال کا وزن نیت، اخلاص اور اللہ کے لیے کیے گئے کردار سے ہوگا۔

اُن کے بعد امیر حلقہ کراچی شرقی محترم ڈاکٹر انوار علی ابرار نے ’’قرآن حکیم کا تصورِ دین‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔اُنہوں نے کہا کہ سو سالہ غلامی کے اثرات نے مسلمانوں میں دین کو صرف رسومات تک محدود کردیا ہے۔علامہ اقبال بھی کہہ گئے:

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

دین اسلام ایک مکمل نظام ہے۔قانون سازی، اجتماعی وانفرادی زندگی کے ہر گوشے میں اللہ ہی کی اطاعت مطلوب ہے۔اس کے بعد چائے اور باہمی ملاقات کے لیے 30 منٹ کا وقفہ کیا گیا۔چائے کے وقفے کے بعد پروگرام ’’امیر سے ملاقات‘‘ کے خصوصی سیشن کو لائیو نشر کیا گیا۔اس کے بعد کھانا، نمازِ ظہر اور آرام کا وقفہ ہوا۔

نمازِ عصر کے بعد حلقہ حیدرآباد کے مدرس محترم سید شاکر نے ’’حیا کا جامع تصور‘‘ کے موضوع پر مطالعہ حدیث کروایا۔اُنہوں نے کہا کہ حیا صرف ظاہری لباس یا شرم تک محدود نہیں۔ دماغی خیالات، دل کی حرکتیں اور تمام جسمانی اعضاء کو معصیت سے روک دینا بھی حیا ہے۔مومن کی شخصیت میں حیا ایک بنیادی صفت ہے۔بعدازاں ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ کے ریکارڈیڈ پروگرام کو پاکستان بھر کے چھ زونز میں بیک وقت نشر کیا گیا۔اس کے بعد نمازِ مغرب کے لیے وقفہ کیا گیا۔

بعد از نمازِ مغرب حلقہ حیدرآباد کے مدرس محترم خضر حیات نے ’’علم دین اور قرآنی حلقوں کی فضیلت کے موضوع‘‘ پر مطالعہ حدیث کروایا۔محترم خضر حیات نے نہایت واضح انداز میں بیان کیا کہ دین کا صحیح فہم حاصل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اور علم دین ہی وہ چراغ ہے جو فرد کے ایمان، عمل اور کردار کو منور کرتا ہے۔

اس کے بعد امیر حلقہ کراچی شرقی اور کراچی جنوبی نے پانچ رفقاء کرام کی دعوتی جدوجہد کی چند روشن مثالیں پیش کیں، جن سے اجتماع میں حوصلہ، جذبہ اور دعوتی عمل کی روح بیدار ہوئی۔

محترم ڈاکٹر انوار علی نے بیان کیا کہ محترم عمران حفیظ جہاں رہتے ہیں وہاں ہینڈ بل کی تقسیم اور بینرز آویزاں کرنے کی پابندی ہے، اس سب کے باوجود، ذاتی رابطے، انفرادی دعوت، پختہ ارادے اور مستقل مزاجی کے نتیجے میں آج الحمدللہ بحریہ ٹاؤن میں دو فعال مقامی تنظیمیں موجود ہیں۔

محترم منصور حسین قادری کے دعوتی کام میں بے پناہ استقامت اور مستقل مزاجی ہے۔اگرچہ وہ خود مدرس نہیں ہیں لیکن احباب کو قائل کرکے درسِ قرآن میں باقاعدہ شرکت کروانے میں غیر معمولی مہارت رکھتے ہیں۔

محترم سلمان غوری ماشاء اللہ اپنے دوستوں، مریضوں اور پڑوسیوں سے مسلسل ملاقات اور دعوتِ دین کی ترسیل میں سرگرم رہتے ہیں۔ اُن کی دعوتی کاوشوں میں اخلاص، نرمی اور حکمت نمایاں ہے، جس کے باعث احباب اُن کی بات توجہ اور اعتماد سے سنتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر ناصر حسن لک اور ڈاکٹر وقاص علی دونوں نے درسِ قرآن کے ذریعے ڈاکٹر برادری میں نہایت موثر اور منظم دعوتی حلقہ قائم کیا ہے۔ ہفتہ وار بنیادوں پر باقاعدگی سے درسِ قرآن کا سلسلہ جاری ہے، جس میں ڈاکٹر حضرات سنجیدگی، دل چسپی اور التزام کے ساتھ شرکت کرتے ہیں۔

اس کے بعد مرکزی ناظم سوشل میڈیا محترم آصف حمید نے ''سوشل میڈیا اور نظریاتی جدوجہد'' کے موضوع پر آن لائن خطاب کیا۔ جسے پاکستان بھر کے چھ زونز میں دکھایا گیا۔ اس کے بعد نمازِ عشاء کے لیے وقفہ کیا گیا۔

نمازِ عشاء کے بعد ''ہم اور ہمارا گھر'' کے عنوان پر محترم ڈاکٹر محمد الیاس کا نہایت پر اثر بیان ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ انسان کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے اہلِ خانہ کو جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر دل میں بسائے رکھے۔ اس کے لیے ہمیں چاہیے کہ گھر کے افراد کے دلوں تک حکمت، نرمی اور خالص محبت کے ساتھ پہنچیں؛ ان کی مادی آسائشوں اور روحانی تربیت دونوں کا اہتمام کرے۔ گھر ہی وہ پہلی درس گاہ ہے، جہاں کردار بنتا ہے، اس لیے وہاں دین داری، ذمہ داری اور باہمی احترام کا ماحول پیدا کیا جائے۔ انہوں نے اس بات کی بھی تاکید کی کہ گھر میں نماز، قرآن کی تلاوت اور گھریلو اسرہ معمول کا حصہ بنیں تاکہ دین کی روشنی دلوں میں راسخ ہو سکے۔ اس کے بعد کھانے اور آرام کا وقفہ ہوا۔

دوسرا دن:

فجر کے بعد محترم اویس نسیم نے سورۃ شوریٰ کی آیات 36 تا 43 کی روشنی میں ''داعی دین کے مطلوبہ اوصاف'' کا درس دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ دنیا کی نعمتیں عارضی، اور اصل کامیابی آخرت ہے۔ حقیقی ایمان یہ ہے کہ انسان نعمت کو اللہ کی عطا سمجھے اور اس پر مغرور نہ ہو۔ گناہِ کبیرہ اور بے حیائی سے بچے۔ اس کے بعد ''فریضہ اقامت دین اور رفیق تنظیم'' کے موضوع پر نقیب اسرہ، اختر کالونی تنظیم انجینئر عمیر نواز نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں واضح کیا کہ اقامت دین ایک اجتماعی فریضہ ہے، جو بغیر منظم جماعت، مضبوط نظم اور تربیت یافتہ رفقاء کے ممکن نہیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ایک رفیق صرف فرد نہیں بلکہ دعوت، تربیت اور خدمت کے پورے نظام کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر رفیق اپنے اندر علم، کردار اور عملی جدوجہد کا توازن پیدا کرے۔

اس کے بعد پاکستان بھر کے چھ زونز میں بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمد ؒ اور سابقہ امیر محترم حافظ عاکف سعید ؒ کی ویڈیوز پیش کی گئیں، جن میں منہجِ انقلابِ نبویؐ کے آخری مراحل میں اقدام اور پاکستان کے تناظر میں اس کے عملی طریق کار پر ایمان افروز گفتگو فرمائی گئی۔

اس کے بعد ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی جناب سید عطاء الرحمٰن عارف نے ''قافلہ تنظیم: منزل بہ منزل'' کے عنوان سے ستمبر 2024 تا ستمبر 2025 کی جامع کارکردگی رپورٹ پیش کی جسے پاکستان بھر کے چھ زونز میں لائیو دکھایا گیا۔ اس کے بعد امیر محترم کا اختتامی خطاب اور دعا پاکستان بھر کے چھ زونز میں براہِ راست نشر کیے گئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری تمام کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ہمیں اخلاص، استقامت، اور اقامت دین کی جدوجہد میں کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین!

(مرتب: ناظم نشر و اشاعت، حلقہ کراچی جنوبی کمانڈر سرفراز احمد)

❁❁❁

(3) زون وسطی پاکستان

پاکستان کے دیگر مقامات کی طرح وسطی پاکستان زون میں بھی 15 اور 16 نومبر کو قرآن اکیڈمی بی زیڈ کیمپس ملتان میں منعقد ہوا۔ اجتماع کے انتظامات کی تیاریاں 10 دن پہلے شروع کر دی گئی تھیں اور اجتماع کے ناظمین کی فہرست بھی مکمل کر لی گئی تھی۔ جمعہ کے دن استقبالیہ لگا دیا گیا تھا۔ رفقاء جمعہ کی شام سے ہی دور دراز سے رفقاء تشریف لانا شروع ہو گئے اور 15 نومبر کی صبح تک رفقاء تشریف لاتے رہے۔ رفقاء کے لیے کمروں کے اندر رہائش کا انتظام کیا گیا۔ مختلف سٹالز لگائے گئے تھے۔ طبی امداد کے لیے فرسٹ ایڈ کا کمرہ بھی تیار کیا گیا تھا۔ ہفتے کی صبح 9:00 بجے اجتماع شروع ہو گیا۔

مرکزی خطابات جو کراچی اور لاہور سے براہِ راست دکھائے گئے اُن کے علاوہ زون کی سطح پر درج ذیل مدرسین نے ان موضوعات پر خطاب فرمایا:

(1) سٹیج سیکرٹری: محترم نعمان اصغر، امیر حلقہ فیصل آباد

(2) ناظم اجتماع: محترم ناصر بھٹی، نائب ناظم اعلیٰ زون

(3) زیر صدارت: محترم ڈاکٹر عبدالسمیع مشیر خصوصی

(4) فکرِ آخر: محترم ڈاکٹر عبدالسمیع

(5) قرآن حکیم کا تصورِ دین: محترم طاہر خاکوانی، صدر انجمن خدام القرآن ملتان

شام کا سیشن: 15 نومبر بعد نمازِ عصر تا نمازِ عشاء

(6) مطالعہ حدیث ''حیا کا جامع تصور'': محترم پروفیسر ارشد

(7) مطالعہ حدیث ''علم دین اور قرآنی حلقوں کی فضیلت'': محترم جام عابد

(8) ہم اور ہمارا گھر: محترم عبداللہ اسمٰعیل

(9) دعوتی اعتبار سے رفقائے تنظیم کے عملی تجربات: محترم قمر رئیس

16 نومبر: آخری سیشن صبح 9:00 تا دوپہر 2:00 بجے

(10) درس قرآن: سورۃ الشوریٰ آیات 36 تا 43: محترم عابد مستعان

(11) فریضہ اقامت دین اور رفیق تنظیم: محترم سلیم اختر

اللہ تعالیٰ تمام رفقاء کی محنتوں کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیے آخرت کا توشہ بنائے۔ آمین! (مرتب کردہ: شوکت حسین انصاری، معتمد حلقہ پنجاب جنوبی)

❁❁❁

(4) زون شمالی پاکستان

اسلام آباد میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام متبادل زونل سالانہ اجتماع 15 اور 16 نومبر 2025ء کو منعقد ہوا۔ اسلام آباد کے زونل اجتماع میں اسلام آباد، پنجاب شمالی، آزاد کشمیر اور پنجاب پوٹھوہار پر مشتمل چار حلقوں سے تقریباً 810 فرزندان توحید نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز صبح ٹھیک 9:00 بجے ہوا، سٹیج سیکرٹری کے فرائض حلقہ اسلام آباد کے ناظم تربیت محترم عامر نوید نے انجام دیئے جبکہ اجتماع کی صدارت مرکزی ناظم رابطہ، انتظامی و قانونی امور محترم اظہر بختیار خلجی نے کی۔ 15 نومبر کو پروگرام کا باقاعدہ آغاز کراچی سے براہ راست نشر کیے گئے۔ امیر محترم جناب شجاع الدین شیخ ؒ کے افتتاحی کلمات سے ہوا جس میں انہوں نے اجتماع کی کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد ناظم اجتماع محترم ڈاکٹر امتیاز نے شرکائے اجتماع کے لیے ضروری ہدایات جاری فرمائیں۔ امیر حلقہ آزاد کشمیر محترم طاہر سلیم مغل نے 'فکر آخرت' کے موضوع پر مفصل گفتگو کرتے ہوئے شرکائے محفل کو اپنی دینی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر خالد محمود نے قران حکیم کے تصورِ دین پر سیر حاصل گفتگو کی۔

چائے کے وقفے کے دوران رفقائے تنظیم کو تعارف حاصل کرنے کا موقع ملا۔ وقفے کے فوراً بعد ''امیر سے ملاقات'' پروگرام میں امیر محترم نے رفقاء کے سوالات کے جوابات

دیئے۔ امیر محترم نے تنظیمی امور کے علاوہ عصر حاضر کے کئی ایک اہم مسائل کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے رفقاء کے اشکالات اور ابہام کو دور کرنے کی کوشش کی۔ یہ سلسلہ نمازِ ظہر تک جاری رہا جس کے بعد طعام و آرام کا وقفہ تھا۔

دوسری نشست میں نمازِ عصر کے بعد محترم شمس خان نے 'حیا کے جامع تصورٗ پر اپنے افکار و خیالات پیش کئے۔ پینل گفتگو "زمانہ گواہ ہے" کی ریکارڈنگ تمام زونز میں بیک وقت دکھائی گئی جس میں شرکائے گفتگو نے قومی اور ملکی مسائل کے علاوہ بین الاقوامی حالات کا تفصیلی جائزہ لیا اور پاکستان کے ساتھ افغانستان اور بھارت کے حالیہ کشیدگی کے علاوہ فلسطین اور سوڈان کے حالات سے بھی رفقائے تنظیم کو روشناس کرایا۔

نمازِ مغرب کے بعد مطالعہ حدیث کے دوران محترم خرم شہزاد نے 'علم دین اور قرآنی حلقوں کی فضیلت' پر روشنی ڈالی جبکہ محترم اعجاز حسین نے 'ہم اور ہمارے گھر' کے عنوان سے بچوں کی تربیت اور میاں بیوی کے درمیان تعلقات کے حوالے سے قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد امرائے حلقہ اسلام آباد محترم راجہ اصغر، پنجاب شمالی محترم اشتیاق حسین اور پوٹھوہار محترم حافظ ندیم مجید نے دعوتی اعتبار سے رفقائے تنظیم کے عملی تجربات سے شرکائے محفل کو مستفید کرایا۔ اسی نشست کے آخر میں مرکزی ناظم سوشل میڈیا محترم آصف حمید نے 'سوشل میڈیا اور نظریاتی جدو جہد' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے شرکائے محفل کو بتایا کہ نظریات کے ابلاغ کے لیے دستیاب ہر قسم کے وسائل کو کام میں لانے کے لیے مستقل کوشش کا نام نظریاتی جدو جہد ہے جو ایک مستقل عمل ہے اور استقامت کا تقاضا کرتی ہے۔ اُن کا خطاب لاہور سے براہ راست تمام زونز میں دکھایا گیا۔

دوسرے دن کا آغاز نمازِ فجر کے بعد درس کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت محترم شفاء اللہ نے حاصل کی۔ ناشتے کے وقفے کے بعد محترم ڈاکٹر شاہین نے 'فریضہ اقامت دین اور رفیق تنظیم' کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے رفقائے تنظیم کو اقامت دین کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ اُس کے بعد بانی محترم کی ویڈیو چلائی گئی جس میں رفقائے تنظیم کو منہج انقلاب نبویؐ کا سبق یاد کرایا گیا۔ جس کے فوراً بعد اسی موضوع پر سابق امیر تنظیم محترم حافظ عاکف سعید ﷾ کی ویڈیو بھی دکھائی گئی۔

چائے اور باہمی تعارف کے لیے دیئے گئے مختصر وقفے کے بعد دوسرے دن کی آخری نشست میں ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر سید عطاء الرحمٰن عارف نے 'قافلہ تنظیم منزل بہ منزل' کے عنوان کے تحت اعداد و شمار کے ذریعے تنظیمی ڈھانچے، ساخت، وسعت اور ماہیت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے پچھلے سال کی ساری پیش رفتوں کی تفصیل رکھی۔ پروگرام کے آخری حصے میں امیر محترم جناب شجاع الدین شیخ ﷾ نے اختتامی کلمات میں اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے رفقائے تنظیم پر زور دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرتے ہوئے جذبہ ایمانی سے سرشار ہو کر دعوت کے کام میں تیزی لائیں اور اس کے لیے دستیاب ذرائع ابلاغ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ آج اُمت مسلمہ کے زوال کی اصل وجہ مسلمانوں کی دنیا سے محبت اور اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے زرین اصولوں کو پس پشت ڈالنا ہے۔ امیر محترم نے مزید فرمایا کہ اگر مسلمان اپنی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ بحال کرنا چاہتے ہیں تو واحد حل یہ ہے کہ وہ قران سے جڑ جائے کہ یہی وہ جوڑنے والی واحد طاقت ہے۔ آخر میں اُنہوں نے دعا کرائی۔ امیر محترم کی اختتامی گفتگو اور دعا کو تمام زونز میں بیک وقت کراچی سے براہِ راست نشر کیا گیا۔ یوں یہ بابرکت متبادل سالانہ اجتماع نمازِ ظہر کے وقت اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ہدایت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین! (مرتب: ڈاکٹر اشرف علی، ناظم نشر و اشاعت، حلقہ اسلام آباد)

❁❁❁

(5) زون خیبر پختونخوا

خیبر پختونخوا زون میں متبادل زونل سالانہ اجتماع کا انعقاد پشاور کے ایک نرسنگ کالج میں کیا گیا۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء خصوصاً پشاور غربی کے رفقاء نے بڑی محنت اور لگن سے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں اور شبانہ روز محنت سے متبادل زونل سالانہ اجتماع کے لیے بہترین ماحول فراہم کیا۔ اس اجتماع میں حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی اور حلقہ مالاکنڈ کے رفقاء نے شرکت کا اہتمام فرمایا۔ اجتماع کی صدارت مرکزی ناظم تعلیم و تربیت محترم خورشید انجم نے کی۔

اجتماع کی نظامت کی ذِمہ داری نائب ناظم اعلیٰ خیبر پختونخوا زون محترم محمد شمیم خٹک نے ادا کی اور محترم ڈاکٹر محمد عثمان خان، امیر مقامی تنظیم پشاور غربی نے ان کی نیابت کی۔ محترم فیصل الرحمٰن استقبالیہ/ رجسٹریشن کے نگران تھے، جبکہ محترم شاہ وارث حلقہ مالاکنڈ کے رفقاء کے حوالے سے اُن کی معاونت فرما رہے تھے۔ سکیورٹی اور پارکنگ کی ذِمہ داری محترم کاشف منیر نے سرانجام دی، تربیت گاہ کے نگران محترم فضل باسط تھے، آڈیو وژول کے انتظامات کی نگرانی محترم جنید کامران کرتے رہے۔ رہائش گاہ کی دیکھ بھال محترم ارشد علی نے کی، مطبخ کی ذمہ داری محترم حبیب الرحمٰن نے ادا کی، طہارت خانے اور عمومی دیکھ بھال (پانی، بجلی ٹرانسپورٹ وغیرہ) کی دیکھ بھال میر محمد کے ذِمہ تھی۔

باقی زونز کی طرح خیبر پختونخوا زون میں بھی اجتماع کا آغاز 15 نومبر 2025ء کو صبح 9:00 بجے ہوا۔

دور سے آنے والے رفقاء (حلقہ مالاکنڈ، مقامی تنظیم ڈیرہ اسماعیل خان، منفرد اسرہ کلپانی (بونیر) اور صوابی، منفرد رفقاء بنوں اور لکی مروت) کے رفقاء ایک دن قبل اجتماع گاہ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ دور سے آنے والے رفقاء کے لیے لاہور اڈے اور مرکز حلقہ سے سواری کی سہولت فراہم کی گئی تھی۔ ان کے لیے ٹیوٹا ہائیس کا انتظام کیا گیا تھا جس کے ذریعے انہیں اجتماع گاہ پہنچایا گیا۔

دوران اجتماع سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم فیصل ظہیر قاضی نے انجام دیئے۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد افتتاحی کلمات امیر محترم ﷾ نے بیان فرمائے، جسے باقی زونز کی طرح براہِ راست دکھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کے بعد نائب ناظم اعلیٰ خیبر پختونخوا زون محترم محمد شمیم خٹک نے اجتماع کے ضمن میں چند ہدایات دیں۔ اس کے بعد ناظم دعوت حلقہ محترم حبیب الرحمٰن نے 'فکر آخرت' کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد حلقہ مالاکنڈ کی مقامی تنظیم سوات کے امیر محترم حبیب علی نے 'قرآن حکیم کا تصورِ دین' کے موضوع پر کلام فرمایا۔ بعد ازاں چائے کا وقفہ کیا گیا۔ اس دوران رفقاء نے ایک دوسرے کا تعارف حاصل کرنے کے علاوہ باہمی دلچسپی اور تنظیمی فکر کے ضمن میں بھی گفتگو کی۔ 11 بج کر 30 منٹ پر 'امیر سے ملاقات' کے خصوصی پروگرام کو کراچی سے براہِ راست نشر کیا گیا۔ امیر محترم شجاع الدین شیخ ﷾ نے تمام سوالات کے مدلل اور پراثر جوابات دیئے۔ اس کے بعد نمازِ ظہر اور طعام و آرام کے لیے وقفہ کیا گیا۔

نمازِ عصر کے بعد دوسری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ مطالعہ حدیث کی ذِمہ داری امیر مقامی تنظیم ڈیرہ اسماعیل خان محترم نور خالد نے ادا کی۔ ان کا موضوع 'حیا کا جامع تصور' تھا۔ اس کے بعد پروگرام 'زمانہ گواہ ہے' کی پینل گفتگو کی ویڈیو بڑی سکرین پر دکھائی گئی۔ اس کے بعد نمازِ مغرب ادا کی گئی۔ جس کے بعد حلقہ مالاکنڈ کے محترم نبی محسن نے مطالعہ حدیث بعنوان 'علم دین اور قرآنی حلقوں کی فضیلت' کرایا۔ بعد ازاں محترم فضل باسط نے 'ہم اور ہمارا گھر' کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی محترم محمد آصف سلاج نے دعوتی اعتبار سے رفقائے تنظیم کے عملی تجربات پر گفتگو فرمائی اور اس ضمن میں کئی مثالیں پیش کیں۔ انہوں نے رفقاء کی کوششوں کو سراہا اور انہیں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس کے بعد مرکزی ناظم شعبہ

سمع وبصر محترم آصف حمید کا خطاب بعنوان 'سوشل میڈیا اور نظریاتی جدوجہد' مرکز لاہور سے براہِ راست دکھایا گیا۔ یہ موضوع انتہائی اہم تھا اور رفقاء نے اسے پسند کیا۔ یہ ہفتے والے دن کا آخری پروگرام تھا۔ اس کے بعد نمازِ عشاء کا اہتمام کیا گیا اور بعد ازاں وقفہ برائے طعام و آرام و قیام الیل و تلاوت قرآن کیا گیا۔ اگلے روز اتوار کے دن صبح 00 :6 بجے نمازِ فجر ادا کی۔ نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن کی ذمہ داری محترم فیض الرحمٰن نے ادا کی۔ انہوں نے سورۃ الشوریٰ آیات 36 تا 43 کی روشنی میں گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد ناشتہ و آرام کے لیے وقفہ کیا گیا۔ صبح 9 بجے پروگرام کا دوبارہ آغاز کیا۔ ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے 'فریضہ اقامت دین اور رفیق تنظیم' کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں بانی محترمؒ اور سابقہ امیر محترم و مکرم حافظ عاکف سعید ﷾ کی منہج انقلاب نبویؐ اور خاص طور پر اس کے آخری مرحلہ کے حوالے سے ویڈیو دکھائی گئی۔ اس کے بعد چائے کے لیے وقفہ کیا گیا۔ وقفے کے بعد ناظم اعلیٰ محترم و مکرم ڈاکٹر سید عطاء الرحمٰن عارف کا خطاب بعنوان 'قافلہ منزل بہ منزل: پیش رفت' مرکز لاہور سے براہ راست دکھایا گیا۔ اس اجتماع کا آخری پروگرام امیر محترم کا اختتامی خطاب اور دعا پر مشتمل تھا، جسے باقی زونز کی طرح خیبر پختونخوا زون میں بھی کراچی سے براہ راست پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(مرتب: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

✿✿✿

ہفت روزہ ''ندائے خلافت''

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب،
ایک علمی، دعوتی اور تربیتی رسالہ!

صرف آپ ہی کے زیرِ مطالعہ کیوں؟

وقت اور حالات کی اشد ضرورت ہے کہ اسے ایک مشن سمجھ کر واعظین و مربیین، تعلیمی اداروں، لائبریریوں، مکتبہ جات اور ہر گھر و فرد اور خاص طور پر الاقرب فالاقرب کی بنیاد پر اپنے دوست، احباب اور اعزہ و اقربا تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔ ان شاء اللہ!

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ — دعائے مغفرت

☆ مقامی تنظیم جھنگ کے مبتدی رفیق محترم مہر محمد صدیق خان سیال وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-8431317

☆ کراچی شمالی، نارتھ ناظم آباد کے مبتدی رفیق محترم ڈاکٹر ابوذر صدیقی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0336-3337700

☆ تنظیم اسلامی گل گشت کے ملتزم رفیق محترم چودھری عبد الستار کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0300-8730462

☆ قرآن اکیڈمی، لاہور شعبہ مطبوعات کے مدیر محترم حافظ خالد محمود خضر کی خالہ زاد بہن وفات پا گئیں۔

☆ تنظیم اسلامی گل گشت کے ملتزم رفیق و ناظم قرآن اکیڈمی بی زیڈ کیمپس محترم شکیل اسلم کی خوش دامن وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0321-6301139

☆ قرآن اکیڈمی ملتان آفیسرز کالونی کے موذن و خادم محترم قاری محمد یوسف کے سسر وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0308-3989255

☆ حلقہ فیصل آباد، منفرد دائرہ پیر محل کے نقیب منظور احمد کی ہمشیرہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0346-4845440

☆ تنظیم اسلامی ملتان کینٹ کے بزرگ رفیق محترم فاروق عزیز خان کا جواں سال پوتا وفات پا گیا۔
برائے تعزیت: 0302-7317735

☆ حلقہ کراچی وسطی، بنوری ٹاؤن کے ناظم دعوت محترم عبد الغفار میمن کی خوشدامن وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0321-2419770

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ
فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

رفقاء متوجہ ہوں — ان شاء اللہ

''قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 فیصل آباد'' (حلقہ فیصل آباد) میں
26 تا 28 دسمبر 2025ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

مدرسین کورس

(نئے و متوقع مدرسین کے لیے)

نوٹ: مدرسین کورس کے لیے درج ذیل کتابچہ کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ قرآن کے نام پر اُٹھنے والی تحریکات اور اُن کے بارے میں علماءِ کرام کے خدشات۔

اور

مدرسین ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: مدرسین ریفریشر کورس میں درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ اسلام کا اخلاقی و روحانی نظام (صفحات 23 تا 70)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 041-8732325 / 0300-7914988

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-(042)35473375

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورت حال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

● اسلامی تحریک مزاحمت ''حماس'' نے جنوبی بیروت پر قابض اسرائیل کے فضائی حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے ''بزدلانہ جارحیت'' قرار دیا ہے جو لبنان کو نئی محاذ آرائی میں دھکیلنے کی کوشش ہے۔ حماس نے لبنان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اعادہ کیا اور کہا کہ لبنان کو اپنے عوام اور زمین کے دفاع کا حق حاصل ہے۔

● فلسطینی سول ڈیفنس کی ٹیموں نے غزہ کے جنوبی علاقے میں ایک عارضی قبرستان سے نصار خاندان کے 16 شہداء کی لاشیں برآمد کی ہیں جنہیں جنگی حالات کے باعث عارضی قبرستان میں دفن کیا گیا تھا۔ غزہ کے محکمہ شہری دفاع نے بتایا ہے کہ غزہ میں وسائل کی شدید کمی ہے، ایندھن ناپید ہے اور لاکھوں بے گھر فلسطینی پھٹے پرانے خیموں میں مقیم ہیں جو بارش سے بچاسکتے ہیں نہ سردی سے۔ گزشتہ دنوں آئے طوفان نے ہزاروں خیموں کو تباہ و برباد کر دیا اور قابض اسرائیل کی دو برس سے جاری نسل کش جنگ کے باعث پیدا شدہ انسانی المیے کو کئی گنا بڑھا دیا۔

● اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی صرف کاغذوں تک محدود ہے جبکہ غزہ کے عوام بدستور شدید اسرائیلی جارحیت کا سامنا کر رہے ہیں۔ تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 497 بار جنگ بندی کی خلاف ورزی کی گئی، جن میں سے 27 خلاف ورزیاں صرف ایک دن 22 نومبر (ہفتہ) کو ریکارڈ کی گئیں۔ اس دوران میں 342 فلسطینی شہید ہوئے جن میں بڑی تعداد بچوں، خواتین اور بزرگوں کی ہے۔ شدید زخمی اور مختلف نوعیت کے زخموں کے ساتھ 875 افراد رپورٹ ہوئے ہیں، اسرائیلی فورسز کی جانب سے غیر قانونی اور جبری طور پر 35 شہریوں کو گرفتار کیا گیا، شہریوں، گھروں اور خیموں پر 142 مرتبہ براہِ راست فائرنگ کی گئی، زمینی، فضائی اور توپ خانے سے بمباری کر کے 228 حملے کیے گئے، 100 مرتبہ گھروں اور شہری عمارتوں کو بارودی مواد سے اُڑایا گیا۔

● یورپی فلسطینی نیٹ ورک نے اعلان کیا ہے کہ اس کی دوسری سالانہ بین الاقوامی کانفرنس 31 جنوری 2026ء کو ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ''انسانیت کے لیے ساتھ'' کے عنوان سے منعقد ہوگی۔ اس میں یورپ اور فلسطین کی نمایاں تنظیمیں اور اہم شخصیات بھرپور انداز میں شرکت کریں گی۔

● اسرائیلی اخبار ہارٹز کے مطابق ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک زیر زمین خفیہ تہہ خانے میں ''Israeliana Archive'' کے نام سے آرکائیو قائم کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد اسرائیل کی مکمل تاریخ، اس کی روزمرہ زندگی، اس کی جنگیں، اس کے پروپیگنڈے اور اس کے وجود سے جُڑی ہر یاد کو محفوظ کرنا ہے تاکہ اسرائیل صفحۂ ہستی سے مٹ جائے تو آنے والی نسلوں تک اسرائیل کی تاریخ پہنچ سکے۔

● الجزیرہ کے مطابق، قابض اسرائیلی افواج نے خان یونس کے مشرقی علاقے میں پیلی لائن کے اندر نئی اور شدید کارروائیاں کی ہیں۔ یہ حملے جنوبی غزہ میں پہلے سے بگڑتی صورت حال کو مزید خراب کر رہے ہیں، جبکہ عام شہری ایک بار پھر خطرے میں پھنس چکے ہیں۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

● **لبنان: بیروت پر اسرائیل کا حملہ، حزب اللہ چیف آف سٹاف جاں بحق:** اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اُس نے لبنان کے دارالحکومت بیروت کے جنوبی مضافات میں حملہ کر کے حزب اللہ کے چیف آف سٹاف ہیثم علی طباطبائی ٹارگٹ کلنگ کی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر کا کہنا ہے کہ اس حملے کے احکامات نتن یاہو نے جاری کیے۔ لبنانی وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی فضائی حملوں میں 28 شہری بھی زخمی ہوئے ہیں۔

● **بنگلہ دیش: بھارت سے حسینہ واجد کی حوالگی کا ایک بار پھر مطالبہ:** بنگلہ دیش کی عبوری انتظامیہ میں امور خارجہ کے نگران توحید حسین کا کہنا ہے کہ ہم نے بھارت سے ایک مرتبہ پھر سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کو حوالے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ شیخ حسینہ کے فرار کے بعد سے ان کی واپسی کے لیے کی جانے والی یہ تیسری سرکاری درخواست ہے۔

● **ایران: جنگلات میں لگنے والی آگ بے قابو، عالمی امداد کی اپیل:** ایران اور آذربائیجان میں بحیرہ کیسپیئن کے ساحل کے ساتھ پھیلے ہوئے 25 سے 50 ملین سال پرانے ہائیر کینین جنگلات جو یونیسکو کے عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہیں، میں لگی آگ پر قابو پانے کے لیے ہنگامی بین الاقوامی مدد کی اپیل کی ہے۔ اس حوالے سے ترکی کے خصوصی فائر فائٹنگ طیارے مرزان آباد پہنچ چکے ہیں، روس، بیلاروس اور آذربائیجان نے بھی مدد فراہم کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ کچھ دن پہلے آگ پر قابو پا لیا گیا تھا، لیکن موسمی حالات کے باعث یہ دوبارہ بھڑک اٹھی۔ یہ جنگلات بھرپور نباتاتی اور حیوانی تنوع کے لیے مشہور ہیں۔

● **ترکیہ: روس یوکرائن جنگ بندی کے لیے صدر اردگان کی کوششیں:** صدر رجب طیب اردگان نے روس یوکرائن جنگ بندی کے لیے کوششوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ترکیہ یوکرائن اور غزہ میں امن کی کوششوں پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ مذاکرات میں ترکیہ بلیک سی کے ذریعے اناج کی محفوظ ترسیل بھی مانگے گا۔ مذاکرات کے نتائج یورپی اور امریکی رہنماؤں سے بھی شیئر کیے جائیں گے۔

● **ملائیشیا: 16 سال سے کم عمر افراد کے سوشل میڈیا کے استعمال پر پابندی:** کمیونیکیشن منسٹر داتوک فہمی فاضل نے کہا ہے کہ اگلے سال سے 16 سال سے کم عمر افراد کو نئے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بنانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

● **انڈونیشیا: آتش فشاں سیمیرو پھٹ گیا:** جزیرہ جاوا میں آتش فشاں سیمیرو پھٹنے سے کئی دیہات راکھ، مٹی اور لاوے سے بھر گئے۔ مقامی حکام کے مطابق تقریباً 900 افراد کو عارضی پناہ گاہوں میں منتقل کیا گیا۔

● **لیبیا: معروف ولاگر خنساء مجاہد سرراہ بیدردی سے قتل:** دارالحکومت میں نامعلوم مسلح افراد نے السراج علاقے میں لیبیا کی مشہور سوشل میڈیا انفلوئنسر اور کاروباری شخصیت خنساء مجاہد کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ انھوں نے اپنی جان بچانے کے لیے گاڑی سے نکل کر بھاگنے کی کوشش بھی کی لیکن حملہ آوروں نے تعاقب کر کے براہ راست گولیاں ماریں اور ہلاکت کا یقین ہو جانے پر فرار ہوئے۔ مقتولہ سیاسی جماعت زاویہ کے معروف رہنما اور سیاسی ڈائیلاگ کمیٹی کے سابق رکن معاذ المنفوخ کی اہلیہ تھیں۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

پریس ریلیز 28 نومبر 2025ء

شجاع الدین شیخ

بین الاقوامی استحکام فورس برائے غزہ میں شمولیت درحقیقت اسرائیل کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ اسرائیل اپنے توسیعی منصوبہ یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام سے کبھی دستبردار نہ ہوگا۔ پاکستان سمیت کوئی مسلم ملک فلسطینی مجاہدین کو غیر مسلح کرنے کی صہیونی سازش کا حصہ نہ بنے۔ مسجدِ اقصیٰ کی حرمت پر پہرہ دینا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔

بین الاقوامی استحکام فورس برائے غزہ میں شمولیت درحقیقت اسرائیل کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ اسرائیل اپنے توسیعی منصوبہ یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام سے کبھی دستبردار نہ ہوگا۔ پاکستان سمیت کوئی مسلم ملک فلسطینی مجاہدین کو غیر مسلح کرنے کی صہیونی سازش کا حصہ نہ بنے۔ مسجدِ اقصیٰ کی حرمت پر پہرہ دینا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ پاکستان کو آخر کیا سوجھی کہ سلامتی کونسل میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پیش کردہ قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ اس قرارداد کے تحت موصوف کی سربراہی میں 'بین الاقوامی استحکام فورس برائے غزہ' کا قیام عمل میں آئے گا جسے ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کو ارضِ مقدس پر مکمل اجارہ داری دے دی جائے گی، فلسطینی مسلمانوں کو درجہ دوم سے بھی کمتر شہری قرار دیا جائے گا اور نام نہاد 'امن' اور 'تعمیرِ نو' کے نام پر نہ صرف فلسطینی مجاہدین کو اسرائیلی فوج کی معاونت کے ساتھ غیر مسلح کیا جائے گا بلکہ مسجدِ اقصیٰ کی حرمت کو پامال کرنے اور گریٹر اسرائیل کے قیام جیسے مذموم صہیونی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ اس قرارداد کو منظور کرتے ہوئے بین الاقوامی فورس کا حصہ بننا قیامِ پاکستان کے وقت بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی اسرائیل کے حوالے سے اٹل اور ناقابلِ ترمیم پالیسی سے بھی انحراف ہوگا کہ پاکستان کسی صورت صہیونی ریاست اسرائیل، جو مغرب کا ناجائز بچہ ہے، کو کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹاسک فورس کا حصہ بننا ابراہم اکارڈز میں شمولیت اور اسرائیل کو تسلیم کرنے کے مترادف ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ اسرائیل کا وزیراعظم نیتن یاہو گریٹر اسرائیل کے قیام کو اپنا 'تاریخی' اور 'روحانی' مشن قرار دے رہا ہے اور صہیونی ریاست عرب ممالک کو نشانہ بنانے کے لیے پر تول رہی ہے۔ ان حالات میں دشمن اور اُس کے معاونین کا ساتھ دینے جسے مجرمانہ فعل کے ارتکاب کی بجائے مسلم ممالک آپس کے اتحاد و اتفاق سے نہ صرف فلسطینی مسلمانوں کی عملی طور پر دادرسی کریں بلکہ مسجدِ اقصیٰ کی حرمت کے تحفظ کا دینی فریضہ ادا کرنے کا بھی ذمہ لیں۔ امیر تنظیم نے کہا کہ اس فیصلہ سے دنیاوی طور پر مسلم ممالک کو چاہے کتنی ہی بھاری قیمت کیوں نہ چکانی پڑے، وہ آخرت کی کامیابی کے امیدوار بن جائیں گے۔ ان شاءاللہ! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

The Quaid Said:

"I shall watch with keenness the work of your Research Organization in evolving banking practices compatible with Islamic ideas of social and economic life. The economic system of the West has created almost insoluble problems for humanity and to many of us it appears that only a miracle can save it from disaster that is now facing the world. It has failed to do justice between man and man and to eradicate friction from the international field. On the contrary, it was largely responsible for the two world wars in the last half century. The Western world, in spite of its advantages, of mechanization and industrial efficiency is today in a worse mess than ever before in history. The adoption of Western economic theory and practice will not help us in achieving our goal of creating a happy and contended people. We must work our destiny in our own way and present to the world an economic system based on true Islamic concept of equality of manhood and social justice. We will thereby be fulfilling our mission as Muslims and giving to humanity the message of peace which alone can save it and secure the welfare, happiness and prosperity of mankind..."

Speech of Quaid e Azam Muhammad Ali Jinnah on the occasion of opening of the Peshawar Brach of the State Bank of Pakistan in 1st July 1948.

REF: https://www.sbp.org.pk/about/history/h_moments.htm

Vol: 34 **Regd. No. C.P.L NO.114** **No.46**

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore